وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب

یعنی رسالہ

مرأۃ الحجاب

مؤلفہ خوش فکر و خوش آئین جناب منشی محمد معین الدین صاحب معین نائب سررشتہ دار

کمشنری آگرہ

در مطبع آفتاب ہند محلہ کچہری گھاٹ آگرہ باہتمام محمد حسین پرنٹر طبع شد

سنہ ۱۸۹۷ء

اعلان

حضرات! جو قیمت کہ اس نادرالوجود و نایاب رسالہ کی تجویز کیجائی

وہ بلحاظ حسن مطالب و اعلی مضامین کسیطرح اسکے بے انتہا خوبیونکے

مقابل کافی نہین ہوسکتی لیکن چونکہ اسکی اشاعت کا منشا محض نفع رسانی خلائق

و رفاہ عام ہی اسوجہ سے اسکی قیمت حسب فرمایش مؤلف رسالہ صرف ۳ر علاوہ

محصول ڈاک رکھی گئی ہی شائقین بانمکین قیمت مذکور یا ٹکٹ بہیجکر بہت جلد مشتہر

سے طلب فرماوین اور اسکے ملاحظہ سے لطف تازہ و معلومات بی اندازہ

حاصل کرین *

المشتہر محمد فخر الدین محلہ کچہر گہیاٹ آگرہ

تمہید

ایک حضرت مولوی محب حسین صاحب ایڈیٹر پرچہ معلم نسوان حیدرآبادی موجودہ پردہ مستورات کے سخت مخالف ہین اونکا خیال ہے کہ پردہ مروجہ ہند بالکل خلاف شرع ہے اسی کی بدولت قوم نکبت۔ افلاس اور ادبار مین گرفتار ہے اور تا وقتیکہ ہند کی مسلمان عورتین پردہ سے دستکشی اختیار نکرین فلاح و اصلاح قوم ممکن نہین۔ اور اگر اس پردہ کی جو آجکل ہند مین رائج ہے یہی کیفیت رہی تو مسلمانان ہند کی حالت روز بروز اس سے زیادہ بدتر ہوتی جائیگی اور ہم ایسے تنزل روز افزون مین ترقی و اعلیٰ مدارج حاصل کرلینے مین کبھی کامیاب نہونگے تخت و تاج۔ مملکت سلطنت۔ دولت۔ ثروت۔ عزت۔ وقعت۔ صنعت و تجارت غرضکہ ہر قسم کی ترقی و بہبودی خیرباد کہکر اسی پردہ داری کے باعث ہم سے رخصت ہوئی اور تا وقتیکہ پردہ داری کے الف کو حرف علت سمجھکر دور نکیا جاوے یعنی پردہ دری اختیار نکیجاوے۔ اوسوقت تک ہم اپنے مقاصد مین کامیاب نہین ہوسکتے کیا خوب۔ لطف یہ ہے کہ وہ حضرت صرف اسی پر اکتفا نہین کرتے بلکہ یہ بھی فرماتے ہین کہ مسلمان عورتین حضرت صلعم کے وقت سے ایک عرصہ دراز تک اسی طرح پر آزاد اور بے پردہ رہی ہین جیسے آجکل یورپین لیڈیز۔ وہ آزادی کیساتھ فنون سپہگری حاصل کرسکتی ہین اور بالکل بے حجابانہ اور بیباکانہ طور پر بازارون میلون۔ تماشون۔ لڑائیون اور دیگر عام مقامات پر اسی طرح جاسکتی ہین۔ جیسے ایک مرد۔ موجودہ پردہ ہمارا ہی مخترعہ ہے قرآن و حدیث نے اسلام کو کہین اور کسیوقت مین پردہ کی اجازت نہین دی اور جو شخص موجودہ پردہ ہند کو شرعی ثابت کردیگا اوسکو سو روپیہ انعام دیا جاویگا۔ ہم ناظرین کی آگاہی کیواسطے مولوی محب حسین صاحب کا اشتہار بھی بجنسہ ذیل مین درج کرلیتے ہین " ہم اس موجودہ غیر شرعی پردہ کے جو در اصل ایک قسم کا حبس دوام نسار المسلمین ہے اسلئے مخالف ہین کہ جو سخت مضرتین قوم مسلمان ہند کو اسکی وجہ سے پہنچ رہی ہین وہ دور ہوجائین۔ وہ دنیا مین پھر عزت۔ لیاقت اور دولت حاصل کرین اور اس تنگدستی اور افلاس کی بلا سے رہائی پائین اور میدان ترقی مین دوسری قومون سے پیچھے نرہین۔ اگر ہمارا یہ خیال غلط ہے تو وہ پبلک کے سامنے پیش کرنے سے درست ہوجائیگا۔ اسلئے ہم بصد ادب عرض پرداز ہین کہ جو کوئی حضرت مولوی صاحب مجتہد صاحب۔ یا پیر صاحب۔ اس موجودہ پردہ حبس نسوان کو قرآن شریف اور احادیث مقدسہ سے ثابت فرمائینگے تو اون کی خدمت مین ایکسو روپیہ کا انعام بطور نذر پیشکش کیا جائیگا۔ حضرات مدیران اخبار کی خدمت مین بھی التماس ہے کہ براہ ہمدردی نسار المسلمین ہند اس اشتہار کو اپنے اخبار یا رسالہ مین ایک یا کئی بار طبع فرماکر مشکور و ممنون فرمائینگے فقط۔ المشتہر خادم الملک محب حسین "

اگرچہ مسئلہ پردہ مستورات اسلام مین ایک ایسا بیّن اور مسلم الثبوت مسئلہ ہے کہ جو اسلامی دنیا مین مثل آفتاب چمک رہا ہے۔ جسکی افضلیت مین اسلام کے کسی فرقہ کو بھی کلام نہین جسکی صداقت مین آیات قرآنی و کتب احادیث مین ہزارون حدیثین پکار پکار کر باآواز بلند شہادت دے رہے ہین اور قوم کا ہر ذی علم اوسکو باحسن الوجوہ شرعی ثابت کرسکتا ہے اس صورت مجھکو اس بحث مین قلم اوٹھانیکی چندان ضرورت نہ تھی لیکن اس خیال سے کہ اگر قوم کی عدم توجہی سے اس مسئلہ کا جواب معقول و مدلل نہوا یعنی جناب مولوی محب حسین صاحب کا اس بارہ مین اطمینان نکیا گیا تو مبادا البعض ناواقف حضرات مولوی صاحب ممدوح کے ہم خیال نہوجاوین اور اون کی اتباع کے باعث چاہ ضلالت مین نہ گر پڑین۔ لہذا بنظر ہمدردی قوم بمصداق۔

اگر خاموش بنشینم گناہ است		اگر بینم کہ نابینا و چاہ است

مجھپر فرض ہوا کہ اپنے ناواقف بھائیون کی مدد کرکے اونکو نشانہ نص و احادیث سے مطلع کرون تاکہ صراط مستقیم سے اونکو ہرگز لغزش نہو۔

حضرات ناظرین! آپکو اس رسالہ کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو جاویگا کہ اس مین آیات قرآن و احادیث و نیز دلائل عقلی و نقلی سے موجودہ پردہ ہند کو شرعی ثابت کیا ہے۔ ایام جاہلیت کا فوٹو کھینچکر عرب مین تبدیل نہو۔ اسلام بے پردگی کی بدولت جو فحش و ذمایم رائج تھے اونکو آئینہ کر دکھایا ہے۔ اسلام نے جس حکمت کاملہ سے اون رزائل کا دفعیہ پردہ کی حد مقرر کرکے کیا اور قوم کو جس تہذیب شایستگی کا سبق پڑہایا اوسکو یورپین مورخین کے مدح آمیز فقرات سے ظاہر کیا ہے۔ اس امر کو بھی یورپین شہادتون سے ثابت کیا ہے کہ یورپ کی موجودہ ترقی آزادی و بے پردگی نسوان کی وجہ سے ہرگز نہین اور اگر ہندوستان مین مثل سرد ممالک یورپ رواج بے پردگی اور آزادی نسوان کی بنا قایم کی گئی تو اس خطہ مین اوس سے آیندہ کیسے کیسے قبایح اور نقصانات کا اندیشہ ہے اور قوم کو کس مرض مہلک مین مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔ الغرض پردہ داری کے مفاد اور بے پردگی کے مضار کا نقشہ کھینچکر پبلک کے انتباہ کے واسطے شایع کیا ہے تاکہ قوم کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ۔ عالم و جاہل اس کے ملاحظہ سے مستفید ہو۔

خادم المسلمین

محمد معین الدین نایب سرشتہ دار کمشنری آگرہ

محررہ ۲۰ر فروری ۱۸۹۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان وحکمہ بلباس التقویٰ والایمان وامرہ بغض البصر والتستر خصوصًا لنساء الزمان ونصلی علی رسولہ الامین حبیب رب العٰلمین وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین اجمعین

آجکل نگار مغربی تعلیم نے اپنا رنگ جما کر بعض جدید تعلیم یافتہ نوجوانان اہل اسلام کو کچھ دلفریب نظارہ دکھا کر ایسا لبھایا ہے کہ اوسکے ظاہر احسن عارضی کے باعث اکثر ممالک یورپ کے تہذیب۔ اخلاق وطرز معاشرت پر دل وجان سے فریفتہ ہوکر بکمال محبت اونہین کا کلمہ پڑہنے لگے اونہین کا راگ گانے لگے یورپین رسم ورواج کو خضر طریقت سمجھنے لگے اور رفتہ رفتہ اون رسوم پر کچھ ایسے دلدادہ ہوگئے کہ اپنے پاک مذہب کے مقدس اور برتر احکام کو طاق نسیان پر رکھکر مخلی بالطبع ہو چلے۔ قیود مذہبی سے آزاد ووارستہ ہوکر لبرل پارٹی (آزاد گروہ) مین شامل ہوگئے اور سیئات کو حسنات اور حسنات کو سیئات جاننے لگے۔ بیشک یہ یورپین تعلیم ہی کا اثر ہے کہ بعض مسلمان اور وہ بھی خیر خواہ اور بہی خواہ قوم کا دعویٰ کرنے والے تقلید یورپ کے باعث شرع کے بعض مسائل کو نظر تحقیر سے دیکھکر اونپر اعتراض کرنے لگے اور صرف اسی پر مکتفی نہ ہوئے بلکہ آزادانہ خیالات کے باعث متقدمین ومتاخرین کو بھی غلط فہمی پر منسوب کرنے لگے اس موقع پر دیگر مسائل سے قطع نظر کرکے مجھکو صرف مسئلہ پردۂ مستورات کی بحث مقصود ہے کیونکہ رواج پردہ (پردہ سسٹم) کی جابجا مخالفت

ہو رہی ہے اور سنئے خیالات کے بعض "حامیان قوم" بے پردگی کی تائید میں رسائل کے ورق کے ورق اور اخبارات کے کالم کے کالم سیاہ کر رہے ہین قبل اسکے کہ مین پردہ کے فضائل مین قلم اوٹھاؤن اور بے پردگی کے نقصانات ظاہر کردن اون صاحبون سے چند سوالات کرتا ہون جو پردہ کی اہانت اور بے پردگی کی فضیلت مین مرد میدان ہو کر سینہ سپر ہو رہے ہین *

حضرات مخالفین پردہ! کیا آپکے نزدیک پردہ کی تاکید شرع متین مین نہین ہے؟ ضرور اس سوال کا جواب آپ نفی یا اثبات مین دین۔ صورت اولی مین آپ پر بحیثیت اہل اسلام فرض ہے کہ ثبوت دعوی مین چند آیات قرآنی یا احادیث ایسی پیش کیجیے جن مین ایام جاہلیت کی رسم بے پردگی کو جائز و قایم رکھا ہو اوسکی نسبت کسی موقع پر اشارۃً یا کنایۃً تعلیم کی ہو یا کسی نوع سے بے پردگی کی فضیلت ظاہر کر کے کسی حالت مین پردہ پر ترجیح دی ہو جہانتک مین خیال کرتا ہون قرآن و حدیث سے مستورات کی بے پردگی کا جواز ثابت کرنا محال و دشوار ہی نہین بلکہ ناممکن ہے۔ صورت ثانی مین اگر پردہ کا جواز از روے شرع آپ پر متحقق ہے تو فہو المراد۔ ہمکو زیادہ بحث کی حاجت نہین ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید * * کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اگر باوجود تسلیم کرنے کے کہا جاوے کہ شرع کا حکم پردہ کی نسبت خالی از حکمت ہے اور پردہ مخرب اخلاق و تہذیب اور مانع قومی ترقی و بہبودی ہے تو ان امور کے ثابت کرنے کے واسطے دلائل عقلی و نقلی کی ضرورت ہے دعوی بلا دلیل اصلا قابل قبول نہین۔ ہماری تحریر آیندہ ثابت کریگی کہ پردہ نے قوم کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے۔ اخلاق تہذیب و شایستگی وغیرہ پر پردہ کا کیا اثر پڑا۔ قوم پردہ کے باعث کن صغائر و کبائر سے بچی اور اسی پردہ کی وجہ سے کیا کیا دینی و دنیوی فلاح و ترقی ظہور مین آئی۔ اور اگر پردہ کی مستحکم دیوار از روے شرع بنا نہ کیجاتی تو کیا کیا دراندازی اور رخنہ پردازی برپا ہوتی اور قوم کس ذلت و خواری کی

حالت مین نظر آئی۔ جو کچھہ مجکو پردہ کی نسبت عرض کرنا ہے اوسکو چند ہیڈنگز مندرجہ ذیل پر منقسم کرکے ہر امر کی بابت علٰحدہ علٰحدہ بحث کرنا مقصود ہے تاکہ ناظرین کو آسانی ہو اور مضمون مین بے ترتیبی واقع نہو۔

۱ ۔ عورت کے لغوی معنی۔ منشاء پیدائش عورت مرد و عورت کا رشتہ تعلق۔ ستر پوشی کی بتدریج ترقی۔

۲ ۔ ایّام جاہلیت مین اہل عرب کی سوشل پوزیشن (طرز معاشرت) و اخلاقی حالت۔

۳ ۔ اسلام کی چکاچوند کردینے والی روشنی اور عمدہ تعلیم کے باعث فسق و فجور فحش و دیگر ذمائم و جرائم کا دفعیہ کلی۔ اخلاقی حالت کی اصلاح کامل اور اس امر کی تائید و ثبوت مین محققانِ اہل یورپ کی شہادتین۔

۴ ۔ پردہ کا ثبوت قرآن و حدیث سے۔

۵ ۔ بے پردگی کی مذمت و خراب نتایج۔

۶ ۔ کیا یورپ کو موجودہ ترقی لبرٹی آف ویمین (آزادی نسوان) کے باعث حاصل ہوئی؟ یا اِسکے بالکل برعکس ثابت ہوتا ہے۔

۷ ۔ کیا بے پردگی کے باعث فلاح قوم ممکن ہے یا برخلاف اوسکے تخریب معاشرت کا قوی اندیشہ ہے؟ اگرچہ بعض ہیڈنگ بظاہر مسئلہ پردہ سے بے تعلق معلوم ہوتے ہین لیکن تاوقتیکہ کل عنوان ہا لا قایم کرکے پردہ کی ہسٹری بیان نہ کیجاے اوسوقت تک پردہ کا حسن و قبح بخوبی معلوم نہین ہوسکتا اگر کل عنوان پر بالتفصیل بحث ہو تو ایک کتاب ضخیم ہوجاویگی اور اس مختصر رسالہ مین اوسکے تحریر کی گنجایش نہوگی لہذا ہر امر کو بالاختصار تحریر کرنا ضرور ہوا۔

۱ ۔ عورت کے لغوی معنی (اندام شرم مردم و ہرچہ از نمودن و دیدن آن شرم آید) ہین (دیکھو قاموس۔ صراح۔ منتخب۔ غیاث) اور اسی معنی مین اکثر مواقع پر زبان عربی مین یہ لفظ

ثل ہوتا ہے چنانچہ مصدیق کلام کے واسطے چند شاہدین درج ذیل ہین -

(۱) قوله تعالى - او الطفل الذين لم يظهروا على عورات النساء (سوره نور)

(۲) عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الفخذ عورة رواه الترمذی

(۳) وعن جرهد الاسلمی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی بردة وقد انکشف فخذی فقال غط فان الفخذ عورة رواه مالك فی الموطا واحمد وابوداؤد والترمذی - پس جبکہ ہمکو کتب لغت - قرآن مجید - کتب احادیث اور نیز استعمال لفظ سے معلوم ہوگیا کہ عورت کے معنی اندام نہانی - ستر اور شرمگاہ ہین اور اسکے خلاف کوئی دوسرے [illegible] ثابت نہین تو پردہ عورت کے واسطے مخصوص اور لازم بالذات ہوگیا چنانچہ واضع [illegible] نے بھی اسی اعتبار سے لفظ عورت کو زن کے واسطے وضع کیا - اگر بفرض محال تھوڑی دیر کے واسطے تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ ہمارا خیال غلطی پر ہے اور عورت کے معنی شرمگاہ اور ستر کے نہین بلکہ آزادی بیحیائی اور رونمائی کے ہین تو اس صورت مین بڑی قباحت یہ لازم آتی ہے کہ لفظ عورت اپنے اصلی معنی کے بالکل خلاف ٹھہرا اور وضع شئے الی غیر موضعہ کی تعریف مین داخل ہو کر ظلم کی حد تک پہنچا اور انصاف کا ازسرتاپا خون ہوا - بہرحال اصلی معنی کی طرف رجوع کرنے کے سوا کچھ چارہ نہین ہر شخص جس مین کچھ بھی عقل کا مادہ ہے لفظ عورت کے اصلی معنی کے اعتبار سے خیال کر سکتا ہے کہ کسقدر پردہ کا لفظ جسکے معنی مین فی نفسہ پردہ شامل ہے فرق مستورات کے واسطے وضع ہوا - خیر لفظ عورت کو بھی جانے دیجئے الفاظ مستورہ اور مستورات جو عورت اور عورات کے مرادف ہین اپنی مادہ اور معنی کو ہر عامی اور عالم پر ظاہر کر رہے ہین کہ ہمکو بذاتہ پردہ کی سخت حاجت ہے بلا پردہ ہم اپنے مفہوم سے خارج ہوئے جاتے ہین - اسقدر معلومات کے بعد اگر اب بھی مخالفین اسم کو مسمے کے بالکل برعکس خیال کرکے عورت کے واسطے پردہ کی قطعی ضرورت نسمجھین اور برعکس نہند نام زنگی کافور کا اعتقاد جمائے رہین تو -

٭ برین عقل و دانش بباید گریست ٭

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پیدایش عورت کی کیا علت غائی ہے خلقت عورت
کس وجہ سے ظہور مین آئی حضرت آدم کے پیدا کرنے سے منشاء خلقت بشر حاصل
ہو چکا تھا۔ جب حضرت ابوالبشر کو وحشت تنہائی اور عدم جنسیت نے سخت تنگ کیا تو خداوند
کریم نے حضرت حوا کو حضرت آدم کی تفریح طبع اور دفع وحشت کے واسطے پیدا کیا پس
اس صورت مین صاف ظاہر ہے کہ مرد کی تفریح و موانست کے لیے جسکی غرض و نتیجہ
توالد و تناسل ہے عورت کی پیدایش ہوئی مرد کو عورت کے ساتھ جو بنجرل انکلینش یعنی فطرتی
گرویدگی و رغبت ہے وہ اسی مقام سے ثابت ہے۔ جو تعلق خاص و توجہ ایک کو دوسرے
کی جانب ہے وہ اسی علت و معلول کا نتیجہ ہے جب ہمکو معلوم ہو گیا کہ قدرت نے ایک
دوسرے کے خمیر مین ازل سے مادہ الفت رکھا ہے تو ضرور ہے کہ باہم اختلاط کے
باعث نسبت ذاتی محرک و مشتعل ہو کر آتش شوق تیز تر گردد کا مضمون ہو جاوے اور اس
جس نتیجہ کی اُمید ہو سکتی ہے وہ ہر ذیعقل سمجھ سکتا ہے اس آتش سے محفوظ رکھنے کے
واسطے ہر مذہب و ملت نے کم و بیش ایک روک قایم کی ہے جو اشد ضروری ہے جو لوگ
اس روک سے مبرا و مستثنیٰ ہین یا اس قاعدہ کو معیوب سمجھکر اسکے پابند نہین وہان بیشتر تقلیبہ
قابلی کے نتایج کا روزمرہ عملی طور پر ظہور ہوتا ہے الانسان حریص علی ما منع انسان
بالطبع حریص ہے جس کی ممانعت کیجاتی ہے اوسی جانب زیادہ تر راغب ہوتا ہے اور
بغیر ذائقہ شے ممنوع کے راحت نہین پاتا۔ حضرت آدمؑ نے باوجود سخت ممانعت کے
گیہون کھایا قابیل فعل شنیعہ کا مرتکب ہوا و قس علی ہذا۔ پھر کیا وجہ کہ مرد و عورت یکجا جمع ہون
اور شیطان افعال ممنوعہ کی ترغیب نہ دے۔ انہین اسباب و وجوہات کے اجتماع کے
باعث شروع زمانہ سے آجتک عورت کی ستر پوشی مین مرد سے زیادہ ترقی ہوتی چلی آئی
اولاً درخت کے پتون و چھالون سے اوس کی بعد کپڑے کی لنگوٹی اس کے بعد
تہمد وغیرہ سے ستر پوشی کا اہتمام ہوتا گیا یہان تک کہ رفتہ رفتہ عورتین اپنے سراپا کو مختلف

قسم کی وضع قطع کے لباس و پوشاک سے ڈھانکتی رہین اور جب اسپر بھی فطرتی گرویدگی کے باعث مرد کی نظر بد سے نہ بچ سکین اور مرد و عورت کے میل جول مین خراب نتیجے ظاہر ہوتے گئے تو بتدریج ان قبایح کے دفعیہ کے واسطے پردہ کی ترویج ہر زمانہ و طبقہ ہر فرقہ و گروہ ہر مذہب و ملت مین زیادہ ہوتی گئی - یہانتک کہ اسلام کے مبارک و نیک قدم نے پردہ کی حد مقرر کر کے باہمی طرز معاشرت مین ایک بین فرق و امتیاز کر دیا اور ایام جاہلیت کی نسبت اعمالی و بدکاری جو عرب ہی مین نہین بلکہ تمام اطراف و جوانب مین پھیلے ہوئے تھے اور جو اسوقت تک بطور نمونہ بعض یورپین ممالک مین جہان پردہ کا رواج نہین نظر آتی ہے صفحہ روزگار سے حرف غلط کیطرح مٹا کر حسن اعمالی و نیک کرداری کا سبق پڑھا دیا -

۲ - حضرات ناظرین! ذرا عرب کے ایام جاہلیت (اسلام سے قبل) کی کیفیت ملاحظہ فرما کر انصاف کیجئے کہ پردہ کی کسقدر سخت ضرورت تھی اور شارع نے کس حکمت کاملہ و انتفاع عامہ کی غرض سے اوسکے واسطے احکام نافذ فرمائے - اگرچہ ایام جاہلیت مین سر سے پاؤن تک عرب کی عورتین اپنے آپ کو مستور رکھتی تھین چنانچہ ہر لباس کے واسطے علیحدہ علیحدہ عربی نام پورانے قصائد مین موجود ہین (اس موقع پر اون پوششون اور لباسون کے اسماء درج کرنا چندان ضروری نہین) لیکن یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ کل عورات عرب بہت آزادی اور غایت بے تکلفی کے ساتھ بے حجابانہ عام جلسون لڑائیون - بازارون میلون اور مشاعرون مین شریک ہوتی تھین جسکا خراب نتیجہ دائرہ فحش سے گذر کر حد زنا تک پہونچ گیا تھا بلکہ اوس سے بھی کئی درجہ بڑھ گیا تھا - حرامکاری - بے شرمی و بیحیائی کی یہ نوبت تھی کہ تمام عورتین بغیر کسی امتیاز کے مردون کی وحشیانہ خواہشون کے پورا کرنیکا آلہ سمجھی جاتی تھین اور اسپر طرہ یہ کہ کواری اور بیاہی عورتین زنا کو فخر سمجھتی تھین اور جسطرح مرد کسی نامی عورت یا مشہور خاندان کی عورت سے زنا کرنا فخر کے طور پر بیان کرتا تھا - اسی طرح عورتین کسی نامی مرد یا مشہور خاندان کے مرد سے زنا کرنا فخریہ بیان کرتی تھین - اکثر مفلس عورتین اور مرد مادر زاد برہنہ

کعبہ کا طواف کرتے تھے بعض قبایل یمن مین جو کسیقدر یہودی اور کسیقدر صابی یعنی ستارہ پرست تھے ایک ایک عورت کے کئی کئی شوہر ہوتے تھے جب عورت اپنی معمولی حالت کے بعد غسل سے فارغ ہوتی تو کمبخت بیحیا خاوند اوس سے کہتا کہ فلان شخص کو طلب کر اور حمل کے آثار ظاہر ہونے تک بڑی احتیاط کے ساتھ عورت سے کنارہ کشی اختیار کرتا اور اس سے یہ غرض ہوتی کہ اولاد نجیب اور شریف شخص کے تخم سے ہو اور اس رسم کو نکاح استبضاع کہتے تھے۔ اس سے بھی عجیب تر قاعدہ یہ تھا کہ چند آدمی جو تعداد مین دس سے کم ہوتے جمع ہو کر ایک عورت کے پاس جاتے اور اوس سے ہم بستر ہوتے اور جب بچہ پیدا ہوتا تو وہ عورت اون سبکو طلب کرتی اور وہ سب بلا عذر حاضر ہوتے اور بچہ کو جسکے سر تھوب دیتے اوسکو بلا عذر منظور کرنا پڑتا اور اوس کی پرورش کا ذمہ دار ہونا پڑتا اور بچہ ولد حلال سمجھا جاتا۔ اخلاقی حالت یہان تک بگڑ گئی تھی کہ میراث کی مال کی طرح باپ کی منکوحہ عورتون پر مثل اور ترکہ کے تصرف کر لینے کو اپنا حق سمجھتے اور اونپر جبراً متصرف ہو جاتے۔ اکثر عورتون کے گھرون کے سامنے فاحشہ ہونیکی نشانی کے طور پر جھنڈے گڑے رہتے اور وہ "ذوات الاعلام" یعنی جھنڈیون والیان کہلاتین بہت سے مرد جمع ہو کر اون مین سے کسی ایک کے پاس جاتے اور نوبت بہ نوبت اوس سے ہمبستر ہوتے جب اوس عورت کے اولاد ہوتی تو وہ اون مردون اور ایک قیافہ شناس کو بلا بھیجتی اور اون اشخاص مین سے جس کا بچہ وہ تجویز کر دیتا بلا کسی شرم وحیا۔ حقارت وذلت کے اوسی کا فرزند کہلاتا۔

لونڈیون کو جو "قینات" کہلاتی تھین اس غرض سے ناچنا اور گانا بجانا سکھاتے تھے کہ حرامکاری کے ذریعہ سے اپنے آقاؤن کے واسطے مال و دولت حاصل کرین اور فعل شنیعہ کے واسطے مجبور کیجاتی تھین۔ مرد اپنے افعال ذمیمہ کو ہر طرح کی غیر مہذب نظم مین مشتہر کر کے اوس پر فخر کرتے۔ قصاید اور اشعار مین دولتمند اور امرا کی بہو بیٹیان بہنون اور عورتون کے حالات نام لے لیکر بیان کرتے اور ہر طرح کے عیوب کو اون کی طرف علانیہ

منسوب کرتے۔ مرد ہی نہین بلکہ عورتون کا بھی یہی حال تھا۔ قساوت اور کینہ وری اس درجہ کو پہونچ گئی تہی کہ مرد تو مرد عورتین اپنے مقتول دشمنون کا خون مزہ لے لیکر پیتین اونکا دل وجگر نکالکر دانتون سے چباتین اور ناک کان اور اعضاے تناسل کاٹکر اور تاگے مین پروکر کمال بے شرمی سے زیور کی طرح گلے اور ہاتہون مین پہنتین اور اوسپر فخر کرتین۔ مرد جتنی مرتبہ چاہتا عورت کو طلاق دیتا اور پہر جب اوسکا جی چاہتا اوس کو اپنی زوجیت مین لے آتا غرضکہ عورتین نہایت ذلیل اور بدتر حالت مین تہین اور اون کو کسی قسم کے حقوق حاصل نہ تھے یتیم لڑکون اور لڑکیون کی حالت بہی قابل افسوس تہی اون کے ولی اونکا مال کہا لیتے۔ اچھے کی جگہہ برا بدل دیتے یا اونکے بالغ ہونے تک بیجا طور سے خرچ کر ڈالتے۔ یتیم لڑکیون کا یہ حال تہا کہ اگر خوبصورت ہوتین تو قبل بلوغ اونسے نکاح کر لیتے اور اس حیلہ سے اونکے مال پر بہی متصرف ہو جاتے اور اگر بدصورت ہوتین تو اونکو شادی کرنے سے بدین غرض روکے رہتے کہ وہ کواری ہی چل بسین اور اونکا مال اون کو وراثت مین ملجائے معصوم بچون کو بتون پر بہینٹ چڑہاتے اور بے زبان لڑکیونکو سسرا کہلانیکی شرم یا افلاس کے ڈر سے کبہی تو پیدا ہوتے ہی گلا گہونٹ کر آغوش اجل مین پہونچا دیتے یا زمین مین زندہ دفن کر دیتے اور کبہی پہاڑ سے گرا کر یا پانی مین ڈبو کر مار ڈالتے اور کبہی کمبخت بیرحم ذبح بہی کر ڈالتے لونڈیون اور غلامون کے ساتہہ سخت بدسلوکی سے پیش آتے اونسے سخت محنتین کراتے اور سب سے خراب کہانا اور ناقص کپڑا اونکو دیتے اگر ایام جاہلیت کی سوشل تمدنی اور اخلاقی حالت کا پورے طور پر نقشہ کہینچکر ناظرین کے روبرو پیش کیا جاوے تو مضمون مین طوالت ہو جاویگی اسوجہ سے ہم ان چند امور متذکرہ بالا پر ہی اکتفا کرتے ہین۔

۳۔ اسلام نے عرب مین قدم رکھتے ہی جو سلوک کہ اہل عرب و دیگر معتقدین اسلام کے ساتھ کیا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اوسنے نہایت قلیل مدت مین ایسی وحشی وناشایستہ قوم کی حالت کو جو دنیا کے پردہ پر اپنا نظیر نہ رکہتی تہی اور نہ صرف اوسی کی حالت کو بلکہ اوسکی

ساتھہ ایک عالم کو دفعتاً ایسا بدل دیا کہ جسکو دیکھہ کر حیرت ہی نہین بلکہ حیرت کے ساتھہ اس امر کا بھی یقین ہوجاتا ہے کہ فی الواقع یہہ ایک معجزانہ اور ربانی کام تھا ورنہ ممکن نہ تھا کہ بغیر تائید الہی کے کوئی انسانی طاقت ایسا کار اہم انجام دے سکے۔ اسلام کی سچی اور پر اثر تعلیم کے باعث فسق وفجور بخش وزنا ودیگر منہیات ومکروہات غرضکہ کل رسوم قبیحہ متذکرہ بالا جو عرب مین مدتون سے قبل ظہور اسلام رائج تھین اسطرح نیست ونابود ہوگئین گویا اونکا وجود ہی نہ تھا اور اونکے بجائے پاکبازی وپاکدامنی تقوی وپرہیزگاری عفت وعصمت نے لوگون کے دلون مین گھر کرلیا۔ اور جہان جہان رسول عربی کے اتباع کرنے والے پہونچے اونکے باعث عمدہ ترین خصایل کا عمل ہونے لگا۔ اسلام نے بلند آواز سے پکار کر کہدیا الحیاء من الایمان جسنے حیا کے دایرہ سے قدم باہر رکھا وہ ایمان سے خارج ہوگیا۔ مردون اور عورتون کے باہمی میل جول کو جو خراب نتایج کا باعث تھا قطعی موقوف کردیا۔ الحافظین فروجھم والحافظات کا بہ تکرار اعادہ فرمایا اور اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ تزکیہ نفس کی تاکید فرماکر قد افلح من زکھا وقد خاب من دسھا کا سبق پڑھا دیا اوسنے ہر قسم کی خبث اعمالی ہی سے نہ روکا بلکہ کل جوارح یعنی ہاتھہ پاؤن کان آنکھہ وغیرہ کو بھی گناہ کرنے سے باز رکھا جن صاحبون نے یورپین لا آف سوسائٹی کے علاوہ قرآن وحدیث کا بھی مطالعہ کیا ہے اور اونکے مطالب واحکامات کو سمجھا ہے اونکو بہت آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اسلام نے جس طرح انسان کی روحانی واخلاقی حالت کی اصلاح اور اوسکے ترقی دینے مین کوشش کی ہے اسی طرح اوسکی ظاہری اور سوشل حالت کو ترقی کے اعلی درجہ پر پہونچایا اور اوس کی اصلاح کامل کی۔ فی الواقع اسلام نے نہایت تہذیب وشایستگی کے ساتھہ دونون ارکان یعنی انسان کی باطنی وظاہری۔ ذاتی ومجموعی تمدنی اور اخلاقی حالت کے ترقی دینے مین ایک ساتھہ توجہ فرمائی اور شایستگی کی تاریخ مین وہ جگہہ حاصل کی جو کسی دوسرے مذہب کو نصیب نہ ہوئی اور نہ اب ہوسکتی ہے جو لوگ

اسلام کی تہذیب وشایستگی کو نظر حقارت سے دیکھکر اور نیز احکام شرع کو ناکمل خیال کرکے انگلستان وفرانس کی موجودہ تہذیب پر مٹے ہوئے ہین - جو صاحب یورپ وممالک مغربی کی طرز معاشرت واخلاق کو اعلی وافضل سمجھکر اونہین کا اتباع کرتے ہین اور اونکی تقلید کو موجب فخر اور فلاح دارین سمجھتے ہین ہم اونکے خیالات کی اصلاح کیواسطے بعض نامور یورپین مورخین ومحققین کی تحریرات ذیل مین نقل کرتے ہین جن سے اون حضرات کو بخوبی ثابت ہوجاویگا کہ اہل اسلام ہی نہین بلکہ مخالفین اسلام بھی اسلام کے اصول اخلاق وتہذیب کا کلمہ پڑہتے ہین -

(۱) "اصول شرع اسلام مین سے ہر ایک اصل کو دیکھیے تو فی نفسہ ایسی عمدہ اور موثر ہے کہ شارع اسلام کے شرف وفضیلت کو قیامت تک کافی ہے اور اون سب اصول کے مجموعہ سے ایک ایسا انتظام سیاست قایم ہوگیا ہے جسکی قوت ومتانت کے سامنے اور سب انتظامات سیاست ہیچ ہین"

(۲) "مذہب اسلام اس بات پر فخر کرسکتا ہے کہ اوس مین پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو کسی اور مذہب مین نہین پایا جاتا"

(۳) "مذہب اسلام کا وہ حصہ بھی جس سے اوسکے بانی کی طبیعت صاف صاف معلوم ہوتی ہے نہایت درجہ کا موثر ہے اس سے ہماری مراد اوسکی اخلاقی نصیحتین ہین یہ نصیحتین کسی ایک یا دوتین سورتون مین مجتمع نہین ہین - بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت (قرآن مجید) مین سلسلۃ الذہب کی مانند ملی جلی ہین - ناانصافی - جھوٹ - غرور - انتقام - غیبت - استہزا - طمع - فضول خرچی - حرامکاری - خیانت اور بدکاری کی سخت مذمت

---

(۱) اسپرٹ آف دی ایسٹ مولفہ ڈیوڈ اُرکہارٹ صاحب -

(۲) لائف آف محمد مولفہ سر ولیم میور -

(۳) مسٹر چیمبرس نے انسائکلوپیڈیا مین تحریر کیا ہے - دیکھو جلد ششم

کی گئی ہے اور اونکو قبیح اور بیہودہ بتایا ہے اور بمقابلہ اونکے خیر اندیشی۔ فیض رسانی۔ پاکدامنی حیا۔ بردباری۔ صبر۔ تحمل۔ کفایت شعاری۔ راست بازی۔ عالی ہمتی۔ صلح پسندی۔ حق دوستی اور سب پر بالا توکل اور انقیاد امر الہی کو سچی ایمانداری کی اصل و بنیاد اور مومن صادق کا اصلی نشان قرار دیا ہے"۔

(۴) "تقویٰ اور پرہیزگاری برائے نام ہی معلوم نہین ہوتی بلکہ مے نوشی اور قمار بازی ایسے کبیرہ جرم قرار دئے گئے ہین جو معافی کے لائق نہین اور جنکی بیخ کنی ایک دم سے کر دی گئی اون (حضرت محمد) کے معتقدین کی شہوات نفسانی اور تعصب اور عادات (قبیح رسوم) کی بندش کر دی گئی ہے ضرور ہے کہ سب ترک کرین ورنہ اونکے تابع نہین ہو سکتے فی الحقیقت میرے نزدیک فرنگستان کی کیا ہی خوش قسمتی ہوتی اگر یہ حسب حکم الہی دین عیسوی مین بھی اونکی ممانعت ہو جاتی"۔

(۵) "جب اون معاملات پر خواہ اوس مذہب کے بانی کے لحاظ سے خواہ اوس مذہب کے عجیب و غریب عروج و ترقی کے لحاظ سے نظر کیجائے تو بجز اسکے کوئی چارہ نہین ہے کہ اوس پر نہایت دل سے توجہ کیجائے۔ اس امر مین بھی کچھہ شبہہ نہین ہو سکتا کہ جن لوگون نے مذہب اسلام اور مذہب عیسائی کی خوبیون کو بمقابلہ ایک دوسرے کے تحقیق کیا ہے اور اون پر غور کیا ہے تو اون مین سے بہت ہی کم ایسے ہین جو اس تحقیقات مین اکثر اوقات متردد اور صرف اس بات کے تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہون کہ مذہب اسلام کے احکام بہت ہی عمدہ اور مفید مقاصد ہین بلکہ اس بات کا اعتقاد کرنے پر مجبور ہوئے ہین کہ آخرکار مذہب اسلام سے انسان کو فائدہ کثیر ہوگا"۔

(۶) "اسلام نے طہارت اور پرہیزگاری کی حفاظت کی اور ان باتون کی صرف ہدایت ہی

---

(۴) اپالوجی فور محمد مولفہ مسٹر گوڈفرے ہیگنس۔
(۵) اپالوجی فور محمد اینڈ دی قرآن مولفہ مسٹر جان ڈیون پورٹ۔
(۶) ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ لکچر دوم مولفہ مسٹر ٹامس کارلائل

نہین کی بلکہ اونکو پیدا کیا اور قایم کردیا۔ حرامکاری کو موقوف کردیا۔ . . . جو عمدہ نتیجے اسلام کے
باعث ظہور پذیر ہوئے وہ اسقدر وسیع دقیق اور مستحکم ہین کہ اون کی تکمیل کر لینا تو درکنار
ہم یقین نہین کر سکتے کہ وہ انسان کے خیال مین بھی آسکین . . . . . جو سلسلہ قوانین
واخلاق کا اسنے بنایا وہ اعلیٰ درجہ کی ترقی سے بھی ایسا ہی موافق تہا جیسا کہ ادنیٰ ترین لوگون
سے اور اس سلسلہ نے ایک قوم سے دوسری قوم مین گزر کر ہر ایک قوم کو جسنے اوسکو قبول کیا
اون قومون اور سلطنتون سے فائق کردیا جن سے اوسکا میل ہوا۔ ،،

(۷) ''اسلام نے تہذیب پہیلانے مین مذہب عیسائی سے بہت زیادہ کوشش کی
ہے مین اقرار کرتا ہون کہ مین مشنریون کے بیانات سے کسیقدر بدگمان ہون لیکن انگریزی
عہدہ دارون یا سیاحون کے جو پادری نہین ہین مثل ٹن پوپ ہانسی۔ گیلٹن۔ پالگریو۔ طامس
ریڈ کے علی نتائج کے بیانات کو ملاحظہ کرو۔ جبکہ اوسکو یعنی اسلام کو ایک حبشی قوم نے قبول کیا
بت پرستی۔ جنات پرستی۔ مخلوق پرستی۔ مردم خواری۔ انسانی قربانی۔ اطفال کشی۔ جادوگری فوراً
دور ہوجاتی ہے۔ باشندے کپڑے پہننے لگتے ہین نجاست کی جگہہ صفائی ہوجاتی ہے اور
ذاتی شرف (سیلف رسپکٹ) حاصل کر لیتے ہین۔ مہمان نوازی مذہبی فرض ہوجاتا ہے۔ اور
شرابخواری بہت کم رہجاتی ہے جوا متروک ہوجاتا ہے۔ بیحیائی کے ناچ اور عورت مرد کے
ناجائز میل جول بند ہوجاتے ہین عورتون کی پاکدامنی نیک خصلت خیال کیجاتی ہے۔ محنت
کاہلی کی جگہہ حاصل کر لیتی ہے ذاتی اختیار کی جگہہ قانون دخل کر لیتا ہے انتظام اور پرہیزگاری
پہیلجاتی ہے خاندانی خصوصیتین اور جانورون یا غلامون پر بیرحمی کا امتناع ہوجاتا ہے انسانیت
مہربانی اور یگانگی کا خیال سکہایا جاتا ہے . . . . . . کل دنیا مین اسلام سب سے زیادہ قوی
گروہ شراب نہ پینے والون کا ہے اور بمقابلہ اوسکے یورپ کی ترقی سے گویا شراب خواری اور

(۷) کینن ٹیلر یورپ کے مشہور و معروف فاضل نے ترقی اسلام کی بابت قصبہ ولور ہمپٹن کے چرچ کانگریس مین جو لکچر دیا اور وہ
جیمس گزٹ لندن مطبوعہ ۸ اکتوبر ۱۸۸۷ء مین بہی طبع ہوا تہا اوسکی چند سطور نقل کیگئین۔

گنہگاری کا پہیلاؤ اور اوس جگہہ کی قوم کا تنزل مراد ہے حالانکہ اسلام کسی کم درجہ کی تہذیب نہین پہیلاتا جس مین پڑہنے لکہنے کا علم۔ عمدہ لباس پہننا ذاتی صفائی۔ راستگوئی۔ اور سیلف ریسپکٹ (ذاتی شرف) شامل ہین اسکی برائی سے روکنے اور تہذیب پہیلانے کے اثر بیحد عجیب ہین"

یورپ کے باوقعت فضلا اور مستند مورخین کی شہادتین محررہ بالا ملاحظہ کرنیکے بعد کیا کوئی ذیعقل کہہ سکتا ہے کہ اسلام اعلیٰ درجہ کی تہذیب واخلاق کے تعلیم کرنے مین قاصر ہے؟ کیا کوئی اسلام کی سوشل حالت کو ناقص قرار دیسکتا ہے؟ کیا کوئی اسلام کے اصول وقواعد کو معیوب سمجہکر اونکو قابل ترمیم واصلاح خیال کرسکتا ہے؟ اور یورپ کی طرز معاشرت کو اعلیٰ وافضل ثابت کرسکتا ہے؟ نہین نہین۔ ہرگز نہین۔ جب یہ امر مسلم ہے کہ احکام اسلام اصلاح وترقی قوم کے واسطے کافی ہین اور جس تہذیب واخلاق کا کہ اسلام نے درس دیا ہے وہ کسی دوسری قوم کو خواب مین بہی میسر نہین تو پہر حیا کو بالاے طاق رکہکر غیر اقوام خصوصًا یورپ کی بے حجابانہ رسوم کو نظر شوق سے للچا للچا کر دیکہنا اور اون کی تقلید پر مسلمانان ہند کو راغب کرنا حیرت ہی نہین بلکہ ہماری حالت زبون پر کمال افسوس اور سخت تاسف ہے اگر یہ کہا جاوے کہ یورپین لیڈیز کے مثل "جب تک عورتون کو آزادی نہ دیجاوے اوسوقت تک ہماری سوسائٹی کی اصلاح ممکن نہین" (دیکہو مضمون پردہ مندرجہ پرچہ معلم النسوان جلد ۱۰ نمبر ۲- و آودہ اخبار مطبوعہ ۱۲ر نومبر ۹۶ء) تو یہ سوال دو حال سے خالی نہین یا تو شارع کے احکامات اس بارہ مین ناقص غیر مکمل اور خارج از قبولیت ہین جنہون نے عورتون کو بخیال آوارگی آزادی نہ دیکر ہماری سوشل پوزیشن کی بدتر حالت کردی یا اگر شرع پر الزام عائد نہ کیا جاوے اور احکام شرع کامل اور ترمیم وتبدل سے بری سمجہی جاوین (جیسا کہ ہم ثابت کرچکے ہین) لیکن اوسکے ساتہہ ہی تجاہل عارفانہ کے طور پر یہ بہی کہدیا جاوے کہ شرع شریف کے مطابق عورتونکو آزادی حاصل ہے تو یہ اسلام پر صریح بہتان ہے۔ اسلام

سے عورتون کو مطلق العنان ہونیکی کبھی کسی وقت کسی ملک مین اجازت نہین دی بلکہ ہمیشہ
پردہ کی تاکید فرمائی جو آجتک اسلامی دنیا مین رائج اور روز بروز ترقی پذیر ہے۔

۴ - مین اس امر کو قرآن و حدیث سے ثابت کرتا ہون کہ پردہ کے واسطے اسلام مین
کسقدر اہتمام ہوا اور ہوتا رہا یہ تو مین لکھہ چکا ہون کہ اسلام کے عرب مین داخل ہوتے
ہی ایام جاہلیت کی کل خراب رسمین مٹانے مین پورے طور پر کامیابی حاصل کی عورتونکا
عام طور پر بلا ضرورت چکر لگانا۔ میلے تماشون مردون کی پارٹیون مجمعون اور سوسائٹیون
مین حظ نفسانی کے واسطے آنا جانا یک لخت موقوف کر دیا مردون اور عورتون کے یکجا
جمع ہونے اور باہمی میل جول کی سخت ممانعت ہوگئی۔ یہ ایک مشہور روایت ہے کہ ایک
مرتبہ حضرت عائشہ اور اونکے والد ماجد حضرت ابوبکرؓ تنہا مکان مین بیٹھے تھے جناب رسالت
مآب تشریف فرما ہوئے دیکھکر فرمایا کہ اے ابوبکر شیطان سے نہین ڈرتے کہ جب مرد
اور عورت یکجا جمع ہوتے ہین تو شیطان کو عمدہ موقع ملتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مرد کو عورت
سے کسقدر علیحدگی کی تاکید کیگئی ہے جب باپ اور بیٹی کے یکجا ہونیکی نسبت یہ ارشاد ہوا تو
غیر کس شمار اور قطار مین ہے باین ہمہ شد ضرورت و بحالت مجبوری بعض بعض عورتین جو باہر نکلتی
تھین اونکے واسطے خدائے تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایھا النبی قل لازواجک
و بنتک و نساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ط اس آیت کے
تحت مین قاضی البیضا عبداللہ بن عمر تفسیر بیضاوی مین تحریر فرماتے ہین یغطین وجوھھن
وابدانھن بملاحفھن اذا برزن لحاجۃ (یعنی جب کسی ضرورت کے واسطے باہر نکلو
تو اپنے چہرون اور کل بدن کو اپنی چادرون سے چھپاؤ) مولانا شاہ عبدالقادر صاحب
اسی آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین "کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نکاحیون کو اور
اپنی بیٹیون کو اور مسلمانون کی عورتون کو کہ جب گھر سے باہر نکلین تو نیچے چھوڑین سر سے اپنی
چادرین کو جو منہ اور بدن ڈھکے" اور اسی آیت کی ذیل مین تفسیر مجددی مین درج ہے " اے

پیغمبر کہہ واسطے بیبیون اپنی کے اور بیٹیون اپنی کے اور بیبیون کو مسلمانون کی کہ وقت
نکلنے کے گہر سے نزدیک کرلین اور لٹکالین او پر منھ اور بدن اپنے کے چادرین یعنی
منھ اور بدن اپنا چہپالین ۔ اب جب ہمکو نص قطعی سے ثابت ہوگیا کہ بلاضرورت باہر نکلنا
جائز نہین ہے اور وہ بہی بہت احتیاط کے ساتھہ چادر وغیرہ سے اپنا منھ اور بدن چہپاکر
تو کیا کوئی مسلمان خلاف حکم قرآن کے فتوی دیسکتا ہے اور آزادی کو پسند کرکے
عورتون کو بلا تکلف مردون کے گروہ مین آنے جانیکی اجازت دے سکتا ہے ؟
میری دانست مین بحالت اہل اسلام کوئی اس امر کو روا نرکہیگا ۔ اگر مذہب اسلام سے
دستکشی اختیار کرکے اس قاعدہ کی پابندی کیجاوے تو شاید ممکن ہے ۔ آیت مذکور کے
علاوہ دوسری آیت سورہ نور کی ملاحظہ فرمایئے ۔ قل للمومنات یغضضن من ابصارھن
ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن ط کہدے ایمان والیون کو نیچے رکہین
ٹک اپنی آنکہین اور تہامتی رہین اپنی ستر اور نہ دکہاوین اپنا سنگار اس آیت مین اولاً
غض کے معنی پر غور کیجیے یعنی آنکہہ کے پپوٹے کو اسطرح بند کرنا جو دیکہنے سے روکے
صراح ۔ منتخب ۔ غیاث مین اس لفظ کے معنی چشم خوابانیدن درج ہین اس سے صاف
ظاہر ہے کہ غض آنکہہ کے بند کرلینے کو کہتے ہین تاکہ کسیکو نہ دیکہہ سکین ۔ اور پہر زینتھنّ
کے مطلب کو سمجہیے قرطبی نے اپنی تفسیر مین تحریر کیا ہے کہ زینت دو قسم کی ہے ایک خلقی
یہ زینت عورت کا چہرہ اور منھ ہے فی الواقع اصل زینت یہی ہے دوسری زینت مکتسبہ
یہ وہ زینت ہے جو خود عورت اپنے کو زیادہ حسین بنانیکی غرض سے کرتی ہے مثلاً لباس
و زیور و مہندی و سرمہ وغیرہ سے اپنے کو خوبصورت بناتی ہے پس اس آیت سے صاف
ظاہر ہے کہ عورتون کا غیر مردون کی طرف دیکہنا اور اپنی زیب و زینت و چہرہ وغیرہ ظاہر
کرنا حرام ہے اس آیت کی تائید و معاونت مین ابوداود و ترمذی کی وہ حدیث بغور ملاحظہ
کیجیے جس مین صاف الفاظ مین مروی کہ حضرت اُم سلمہ و حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ

صلعم کی خدمت مین تشریف رکہتی تہین اوسی اثنا مین حضرت کے پاس ابن ام مکتوم (نابینا)
آئے یہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ جب پردہ کا حکم ہوچکا تہا پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا
اوس سے پردہ کرو مین (ام سلمہ) نے عرض کیا یارسول اللہ کیا وہ اندہا نہین ہے نہ ہمکو
دیکھتا ہے نہ پہچانتا ہے حضرت صلعم نے فرمایا کیا اور تم دونون اندہے ہو کیا تم اوسکو
نہین دیکھتے ہو۔ رواہ ابوداؤد والترمذی من حدیث الزہری ثم قال ترمذی
ھذا حدیث حسن صحیح ۔ جب اندہون سے پردہ کی اسقدر تاکید ہے تو آنکھون
والون سے اور خصوصًا اون سے جو یورپ کے حسن وبہار کا مزہ چکہے ہوئے ہین
کسقدر پردہ کی سخت ضرورت ہے مین نہین سمجھتا کہ تائید پردہ مین اس سے زیادہ کونسا
قوی ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے جو مخالفین کے اطمینان کے واسطے کافی ہو اسکے علاوہ
دوسری حدیث ۔ نے صحیحین مین حضرت صلعم سے ثابت ہے آپ نے فرمایا کہ عورات
پر گذر نے اور داخل ہونے سے بچو ایک شخص ۔ نے عرض کیا یارسول اللہ افرایت الحمو
آپ دیور کی نسبت ہمکو کیا خبر دیتے ہین آپ نے فرمایا الحمو موت دیور تو موت ہے
یعنی دیور سے سخت پردہ کی ضرورت ہے اوس سے کسیطرح مفر ہی نہین ۔ جب ایسے قریب
تر رشتہ دار سے پردہ کی اسقدر تاکید کی تو اجنبی اشخاص کا کیا ذکر ہے حضرت عایشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے کہ ایک مخنث ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تہا اور
وہ اوسکو غیر اولی الاربہ سے شمار کرتی تہین پس نبی صلعم تشریف لائے جبکہ وہ ایک
عورت کا وصف بیان کررہا تھا آپ نے فرمایا مین نہ دیکہون اوسکو یہ جانتا ہے اوس شے کو
جو اس جگہہ ہے ہرگز یہ تمپر داخل نہو پس اوس سے پردہ کیا ۔ رواہ مسلم وابوداؤد
ان احادیث سے صریح طور پر ہمکو ثابت ہوگیا کہ محض اجنبی نابینا ومخنث ہی سے نہین
بلکہ اقربا سے بھی علاوہ اون رشتہ دارون کے جنکی تفصیل قرآن پاک کی آیت قل للمؤمنات
یغضضن الخ کے تحت مین آچکی ہے پردہ کرنا سخت ضروری ہے جسطرح عورتون کو مردون

سے پردہ کرنیکی تاکید ہے۔ اسی طرح مردون کیواسطے بھی کلام پاک مین ارشاد ہے قل للمومنین
یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون
یعنی کہدے ایمان والون کو نیچے رکہین اپنی آنکہین اور تہامتے رہین اپنے ستر اسمین
خوب ستہرائی ہے ان کی اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہین جب قرآن پاک مین صاف صاف
حکم آگیا ہے کہ مرد و عورت دونون ایک دوسرے کے دیکہنے سے اجتناب کرین اور باہم
پردہ کرین تو فریقین کا آزادی کے ساتہہ بے حجابانہ یکجا جمع ہونا۔ بے باکانہ باتین کرنا۔
نظرین لڑانا۔ ایک جلسہ مین موجود ہونا کس درجہ تک کلام پاک کے احکام کے مطابق ہوسکتا
ہے۔ اور جو صاحب اس آزادانہ خیال کے موید ہین اور بے پردگی کا فتوی دیتے ہین
کس حد تک اپنے کو اسلام کا متبع خیال کرسکتے ہین۔ اور پہر طرہ یہ کہ ان کل آیات قرآنی و احادیث
صحیحہ کو بالائے طاق رکہکر عدم پردگی کا استدلال صرف اس بنا پر کرتے ہین کہ بعض مواقع
پر مسلمات لڑائیون مین شریک ہوئین اول تو کل غزوات اور جہادین مسلمان عورتین مردون
کے ساتہہ نہین لڑین اور اگر کسی موقع پر اتفاقاً تحفظ آبرو۔ محبت شوہر۔ یا عزیز قریب۔ حمیت
اسلام یا دیگر وجوہ سے میدان کارزار مین پہونچ بہی گئین تو اسکو بے پردگی کے واسطے
حجت لانا اور بطور دلیل پیش کرنا اور صاف طور پر لکہہ دینا کہ "اس بہادر مسلمان خاتون (خولہ بنت
ازور) کی سوانح عمری سے ہمارے ذی فہم ناظرین معلوم کرسکتے ہین کہ مذہب اسلام سے
عورتون کا میدان جنگ مین جانا اور دشمنون سے لڑنا منع نہین ہے"۔ (دیکہو صفحہ ۱۳ معلم
نسوان بابت ماہ رمضان ۱۳۱۳ھ) ایک قابل شخص کیواسطے کسقدر تضحیک اور موجب
بیوقعتی ہے۔ اگر حضرت ایڈیٹر معلم نسوان بے پردگی کو پردہ پر فضیلت دیتے ہین تو اوسکی
افضلیت آیات قرآن و احادیث سے اسیطرح پر ثابت کرین جسطرح مین پردہ کو سخت ضروری ثابت
کرچکا ہون۔ کتب تواریخ کی حکایات ہمارے واسطے قابل احتجاج نہین۔ مسلمان مرد و عورتون
کے افعال خلاف شرع جو داخل کتب تاریخ ہوگئے ہین ہمارے واسطے بمنزلہ آیات قرآنی

و احادیث نبوی کسیطرح نہین ہوسکتی۔ خولہ بنت ازور کے قصہ سے جسکو مولوی محب حسین صاحب نے پرچہ معلم نسوان بابت ماہ رمضان ۱۳۱۳ھ مین شایع کر کے بے پردگی کا استدلال کیا ہے صاف ظاہر ہے کہ اوّل تو یہ عورت اپنے بہائی ضرار کی محبت کے باعث میدان جنگ مین پہنچی دوم بہیس بدلکر مردانہ لباس مین سوم جب اوس سے دریافت کیا تو اوسنے اپنا نام و نشان کسیکو نہ بتایا چہارم جب اوس سے بتکرار و باصرار مزید بار بار استفسار کیا گیا تو اوسنے اپنی ڈہاٹے کے نیچے سے عورتون کے لہجے مین جواب دیا۔ "اے سردار امین آپکے حکم کی تعمیل نافرمانی کی راہ سے نہین بلکہ شرم و حیا کے سبب کی کیونکہ مین عورت ہون"۔ اس سے یہ کہان ثابت ہوا کہ عورتون کو مردون کے ساتہہ لڑائی مین جانا شرعاً جائز ہے بلکہ خولہ کا بہیس بدلکر مردون کے لباس مین جانا اور پہر اپنا نام کسی پر ظاہر نہ کرنا اس امر پر دال ہے کہ عورتین مردون کے ہمراہ ہوکر لڑائی مین شریک نہ ہوتی تہین بلکہ یہ امر اتفاقیہ۔ اور النادر کالمعدوم کا مضمون تہا کتب احادیث و فقہ مین صاف طور پر عورتون و نابالغ لڑکون کو جہاد مین شریک ہونیکی ممانعت ہے اون عبارتون کو ہم اس موقع پر بنظر طوالت درج کرنا ضروری نہین سمجہتے اگر اس تحریر پر اطمینان خاطر نہو تو انشاء اللہ ہم دوسرے موقع پر وہ عبارات شایع کرکے مولوی صاحب ممدوح کو مطمئن کر دینگے باوجود ممانعت شرع کے عوام کو مغالطہ مین ڈالنے کی غرض سے علانیہ کہدینا کہ۔ "مذہب اسلام سے عورتون کا دشمنون سے لڑنا منع نہین ہے"۔ ایک قابل شخص کی ذات سے کسقدر حیرت انگیز ہے اور اسی پر خاتمہ نہین بلکہ مزید بران یہ تحریر فرمانا کہ "وہ اسی طرح آزادی کے ساتہہ فنون جنگ حاصل کرسکتی ہین جسطرح ایک مسلمان مرد کرسکتا ہے"۔ (دیکہو پرچہ معلم نسوان بابت ماہ رمضان ۱۳۱۳ھ) کسدرجہ محل استعجاب ہے ایام جاہلیت مین بیشک عورتین آزادی کے ساتہہ سپہگری اور فنون جنگ وغیرہ سیکہتی تہین لیکن شرع نے ان کل رسوم کو بالکل مٹا کر اون کی ممانعت فرمائی کیا اوائل اسلام سے آجتک کسیوقت کسی عہد

کسی اسلامی ملک میں کوئی مدرسہ ایسا قایم ہوا جس مین عورتون کو آزادی کے ساتھ فنون جنگ وسپہگری کی تعلیم دی گئی ہو یا اونکے سیکھنے کے واسطے شرع نے حکم دیا ہو؟ مین خیال کرتا ہون کہ اس سوال کا جواب بجز کلمہ نفی کے شاید کچھہ نہو۔ مجھے افسوس ہے کہ سخت تلاش کے بعد معلم نسوان کی صرف دوہی پرچے دستیاب ہوئے ورنہ مین پبلک پر ظاہر کردیتا کہ بے پردگی کے اثبات جواز مین مولوی محب حسین صاحب کے دلائل کسقدر راستی کے پہلو لیے ہوئے ہین اگر فرض کیا جائے کہ کسی وجہ خاص سے ادن عورتون یا اسلامی فرقہ کی کسی عورت کو بے پردہ ہوکر لڑائی مین شریک ہونے کے کبھی کسیطرح جبر اجازت بھی حاصل ہوگئی تھی تو سخت ضرورت کی حالت مین عورتون کا باہر نکلنا چندان مضر نہین اور اپنا تمام بدن اور مُنہ چھپا کر باہر جانا جائز ہے جیسا مین تحریر کر چکا ہون۔

حضرت صلعم کے زمانہ مین بحالت سخت ضرورت عورتین باہر آتی جاتی تھین۔ اور وہ بھی رفتہ رفتہ یہان تک کم ہوگیا کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے سودہ بنت زمعہ کو شب کے وقت باہر نکلتے دیکھکر سخت تعجب کیا بلکہ خلاف شرع سمجھکر سودہ کو حضرت صلعم کے پاس لیگئے حضرت صلعم نے فرمایا کہ سخت ضرورت کی حالت مین باہر نکلنا جائز ہے اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت کے وقت مین بھی باہر نکلنے کا طریقہ بہت کم رہگیا تھا اور بلا ضرورت باہر نکلنا قطعی بند ہوگیا تھا ورنہ حضرت عمرؓ واقفیت کی حالت مین سودہ کو حضرت صلعم کے پاس کیون لیجاتے۔ ہم صحیح بخاری کی اس حدیث کو اطمینان خاطر کیواسطے ذیل مین بجنسہ تحریر کرتے ہین ✤ حدثنا فروۃ بن ابی المغراء قال حدثنا علی بن مسهر عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت خرجت سودہ بنت زمعة لیلا فراها عمر فعرفها فقال انك واللہ یا سودہ ما تخفین علینا فرجعت الی النبی صلے اللہ علیه وسلم فذکرت ذالك له وهو فی حجرتی یتعشی وان فی یدہ لعرقا فانزل علیه فرفع عنه وهو یقول لقد اذن اللہ لکن ان تخرجن لحوائجکن۔

اگر مخالفین کا خیال ہو کہ قرآن وکتب احادیث مین موجودہ پردہ ہند کی نسبت کہین حکم
نہین تو یہ اونکے عدم علمیت کی دلیل ہے ہم اس امر کو نص قطعی و احادیث صحیحہ سے ثابت
کئے دیتے ہین کہ موجودہ پردہ ہند بالکل قرآن و احادیث کے مطابق ہے اور اوس کی مخالفت
کرنا گویا خدا ورسول کے حکم کی نافرمانی کرنا ہے ذرا پارہ ومن یقنت کی آیتہ وقرن فی بیوتکن
ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی کو ملاحظہ کیجئے یعنی ٹھری رہو اپنی گہرون مین اور نہ
ظاہر کرو جیسا ایام جاہلیت مین ظاہر کرنے اور اپنے کو دکہانیکا قاعدہ تھا اس سے صاف
ظاہر ہے کہ اپنے گہرون مین بیٹہو اور باہر نکل کر اپنے سنگار وصورت وشکل غیر مردون کو
ہرگز نہ دکہاؤ جیسا ایام جاہلیت مین رواج تھا جسکو مین بالتشریح تحریر کر چکا ہون ۔ اگر یہ
کہا جاوے کہ یہ آیت نساء النبی کے ہی واسطے مخصوص ہے اور نساء المسلمین کو اس آیت
سے کچھہ سروکار نہین تو یہ حضرات معترضین کی خوبی عقل وفہم کی دلیل ہے ۔ قرآن پاک مین بہت
سی ایسی احکامی آیات موجود ہین جنکا مورد خاص اور حکم عام ہے ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو نام بنام
آیتین نازل ہوتین اور ہر متنفس وہر ملک کے مسلمانون کی واسطے جداگانہ قرآن اوترتے ۔ یہ عام
قاعدہ ہے کہ ہمیشہ خاص لوگون کی طرف خطاب کیا جاتا ہے اور ازواج مطہرات چونکہ اخص الخاص
تہین اور نساء المسلمین مین افضل واشرف ۔ لہذا اونہین کو اپنے کلام پاک مین خدائے تعالی
نے مخاطب کیا ۔ اگر اس آیت سے ازواج مطہرات کی ہی تعلیم مقصود تہی تو دوسری آیت مین
نساء المسلمین کیواسطے علیحدہ حکم آجاتا کہ مثل ایام جاہلیت کے تمکو اجازت ہے جہان چاہو پہرو
لیکن جب یہ امر قرآن وحدیث سے ثابت نہین تو آیت مذکور پر عمل کرنے کے سوا کچھہ چارہ
نہین ۔ اگر فرض کیا جاوے کہ آیت بالا سے ازواج نبی ہی مفہوم ہین اور عام مسلمات نہین
تو قرآن پاک مین جبکہ کوئی دوسرا حکم ازواج مسلمین کیواسطے وارد نہین ہوا اس صورت مین
بہی ہماری عورتون پر فرض ہے کہ ازواج مطہرات کا اتباع کرین اور اونکے قدم بقدم چلین
اور اسی کو فلاح دارین سمجہین ورنہ وہ کامل الایمان نہین ہو سکتین ۔ جب نص قطعی سے گہرون

مین بیٹھنے کی تاکید ہو تو پھر پردہ کو امر قبیح قرار دینا گویا احکام آلہی کو ناقص تصور کرنا ہے اور جس
شخص کے ایسے خیالات ہون اوسکے واسطے علما جو فتوی دیسکتے ہین وہ ظاہر ہے اسکی بعد
ترمذی کی حدیث کو بغور ملاحظہ فرمایئے عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال المراۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفہا الشیطان یعنی ابن مسعود رضی اللہ
عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا عورت ستر ہے پس جبکہ اپنے
پردہ سے نکلتی ہے تو اچھا کر دکھاتا ہے اوسکو شیطان (مردون کی نظرون مین) اس حدیث
سے صاف ظاہر ہے کہ جو احکام ستر کی نسبت ہین وہی عورت کی نسبت ہین جیسا ستر و شرمگاہ کو
چھپانا فرض ہے اسیطرح عورت کو پردہ مین رکہنا فرض ہے جیسا ستر کا ظاہر کرنا حرام ہے
اسیطرح عورت کا بے پردہ ہونا - اگر موجودہ پردہ پر عمل نہ کیا جاوے اور
عورتون کو مثل ستر کے پوشیدہ نرکھا جاوے تو اس فرمان سے
باہر ہوے جاتے ہین مین خیال نہین کرسکتا کہ حضرات مخالفین
کو اس حدیث مین تاویل کی کیا گنجایش ہوسکتی ہے جس مین ذرا بھی عقل ہوگی وہ بخوبی سمجھ سکتا ہی
کہ جب عورت کو ستر قرار دیدیا - عورت کو ستر کی برابر مان لیا - جب حدیث مین صریح طور پر آگیا کہ
عورت ستر ہے تو پھر کیا حجت ہوسکتی ہے ہان اگر ستر کو چھپانیکی ضرورت نہو - ستر کو پردہ مین
رکھنے کی حاجت نہ ہو تو عورت پر بھی یہ حکم عاید ہوسکتا ہے جن صاحبون مین بوے تعصب
نہین اور ذرا بھی انصاف ہے وہ اس حدیث کے لفظون سے خیال کرسکتے ہین کہ اس حدیث
مین کسقدر پردہ کی سخت تاکید کی ہے اور اس سے زیادہ اور کیا پردہ کا ثبوت ہوسکتا ہے -
بیشک یہی حدیث اور بہت سی دیگر احادیث جن مین سے بعض آیندہ بیان کیجاوینگی اس امر پر دال
ہین کہ عورتون کو گھرون مین پوشیدہ رکھو اگر وہ باہر نکلین گو بہت احتیاط اور پردہ کے ساتھہ
اور کسی اجنبی نے اونکے کسی عضو کو دیکھہ لیا تو جو گناہ ستر کے ظاہر کرنے مین ہوتا ہے وہی
اس موقع پر ہوگا - اگر آیت قرآن پاک و نیز حدیث بالا کے ملاحظہ کرلنے کے بعد بھی اطمینان نہو

اور یہ خیال کیا جاوے کہ محض برقع اوڑھکر بازار وغیرہ عورتون کا آنا جانا کافی ہے اور یہی پردہ شرعاً جائز ہے موجودہ پردہ کی ضرورت نہین تو اس صورت مین یہ قباحت لازم آتی ہے کہ گو مردون کی نظر برقع کے باعث عورات پر نہ پڑے لیکن عورتین مردون کو برقع کے اندر سے دیکھے بغیر نہین رہ سکتین اگر تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ عورتین مردون کو ارادۃً نہ دیکھین لیکن جب مرد اونکی نظرون کے سامنے آجاوین تو یہ بھی ممکن نہین کہ اپنی آنکھین بند کرلین اور ٹٹولتی چلین لامحالہ برقع کے لباس مین عورتین مردون کو ضرور دیکھین گی لیکن حضرت صلعم نے جو نظر اوٹھاکر دیکھے اور جسکی طرف دیکھا جاوے دونون پر لعنت فرمائی ہے غالباً یہہ حدیث بھی حضرات مخالفین کے کانون تک نہ پھونچی ہوگی لیجیے اب اسکو بھی سن لیجیے اور اسپر عمل کیجیے - بیہقی کے شعب الایمان مین وارد ہے عن الحسن قال بلغنی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم قال لعن اللّٰہ الناظر والمنظور الیہ - یعنی حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے مجھے یہہ بات پہنچی کہ بیشک رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے اللّٰہ دیکھنے والیکو اور اوسکو جسکی طرف دیکھا گیا - اِس حدیث مین اگر خدا کی لعنت سے بچنا منظور ہے تو ہندوستان کے موجودہ پردہ سے کوئی دوسری قسم کا پردہ شرعاً افضل و اعلیٰ نہین اِس پردہ مین نہ تو کوئی عورت کسی مرد کو اور نہ کوئی مرد کسی عورت کو دیکھکر گناہ مین مبتلا ہوسکتا ہے -

ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را + اس بارہ مین کہ عورت مرد کیطرف نظر نہ اوٹھاوے اور مرد عورت کی طرف ایک دو حدیث نہین بلکہ علاوہ آیات قرآن کے سیکڑون حدیثین کتب احادیث مین موجود ہین پھر سمجھہ مین نہین آتا کہ حضرات مخالفین کل احادیث اور وہ بھی اکثر صحیحین کی کسطرح تردید کرکے اپنے موافق مسئلہ گڑہ سکتے ہین اور کس طرح بےپردگی کو از روے شرع جائز قرار دیکر عورت و مرد مین باہم خلا ملا روا رکھہ سکتے ہین اس موقع پر مین چند احادیث کے ترجمے درج ذیل کرتا ہون جن سے معزز ناظرین پر بخوبی ثابت ہوجاویگا کہ آنحضرت صلعم نے بار بار کس تاکید کے ساتھہ اور کس کس پہلو سے اپنی امت کو اسبارہ خاص مین تنبیہہ فرمائی ہے -

(۱) ابوداود نے بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے فرمایا یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ یعنی اے علی تو تابع مت کر نظر کو نظر کے کیونکہ تیرے واسطے پہلی نظر ہے اور نہین ہے تیرے لیے آخر نظر یعنی اوّل نظر جو اتفاقاً پڑ گئی وہ معاف ہے بعدہ پھر نظر کریگا تو عذاب الہی مین ماخوذ ہوگا اس حدیث کو ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

(۲) صحیح بخاری مین حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایاکم والجلوس علی الطرقات یعنی بچو تم بیٹھنے سے راہون پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو تو ہماری مجلسون سے کوئی چارہ نہین ہے ہم ان مین بیٹھتے ہین (بمجبوری) تو آپ نے فرمایا اگر تم مانتے نہین ہو تو راستہ کو اوسکا حق دو۔ دریافت کیا راستہ کا کیا حق ہے اے رسول خدا فرمایا نیچے کرنا نگاہ کا۔ روکنا ایذا کا۔ سلام کا جواب دینا نیک بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔

(۳) ابوالقاسم بغوی نے فضل بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ مینے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہتے تھے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تم میرے واسطے چھہ چیزونکے ضامن ہوجاؤ تو مین جنت کا تمہارے واسطے ضامن ہوجاؤن۔ جب بات کرے ایک تمہارا تو جھوٹ نہ بولے اور جب امین بنایا جاوے تو خیانت نہ کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف نکرے اور نیچی کرو اپنی آنکھون کو اور روکو تم اپنے ہاتھون کو اور تھامے رہو تم اپنی شرمگاہونکو۔

(۴) عبدالرزاق نے بروایت ابن سیرین عبیدہ سے روایت کیا ہے کہا ہر وہ شے جسکی ساتھہ اللہ کی نافرمانی کیجاےئ تو وہ کبیرہ ہے اور اللہ پاک نے دو طرفون کا ذکر کیا ہے پس فرمایا ہے کہدے مومنون کو کہ نیچی کرین اپنی آنکھین (اس سے ظاہر ہوا کہ اگر اسکے خلاف کرینگے تو گناہ کبیرہ کے مرتکب ہونگے۔

(۵) صحیحین مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لکھا گیا ہے ابن آدم پر حصہ اوسکا زنا سے وہ اوسکو لامحالہ پائیگا پس زنا آنکھون کا نظر ہے اور زنا زبان کا بولنا ہے اور زنا کانون کا سننا ہے اور زنا ہاتھون کا پکڑنا ہے اور زنا پانون کا قدم ہین اور نفس تمنا کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اوسکو سچا کرتی ہے یا جھوٹا کرتی ہے۔ رواہ البخاری تعلیقاً ومسلم مسنداً۔

(۶) فتح البیان کا یہ بیان ہے یغضوا من ابصارھم کے تحت مین یہ بھی مندرج ہے کہ جو شخص کسی کے دروازہ پر اذن مانگنے کو کھڑا ہے تو اوسے چاہیئے کہ اپنی آنکھین نیچی کرے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اذن بصر ہی کی جہت سے ٹھیرایا گیا ہے۔ (اگر ایک دوسرے کے دیکھنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو طلب اذن کی کیا ضرورت تھی جیسا کہ خدائے تعالی نے اس آیت مین فرمایا ہے یاایھا الذین امنوا لاتدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم الخ)

(۷) ابوداؤد نے ہزیل سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک شخص آیا ابوداؤد کے اوستاد عثمان بن ابی شیبہ نے کہا کہ وہ سعد تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے سامنے کھڑے رہے اذن مانگتے تھے نبی صلعم نے اون سے فرمایا ھکذا عنک او ھکذا یعنی دروازہ سے ادہر ادہر کھڑا ہو پس اذن مانگنا جو ہے سو نظر سے ہے

(۸) صحیحین مین رسول اللہ صلعم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے تجھپر جھانکا بغیر اذن کے پھر تو نے ایک کنکری اوسکے ماری پھر اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالی تو تجھپر کوئی گناہ نہ ہوگا۔

(۹) ابی ابن الدنیا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر آنکھ رونیوالی ہے روز قیامت کو مگر وہ آنکھ جو اللہ کے محارم سے نیچے کیگئی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ مین بیدار رہی اور وہ آنکھ جس سے نکلا (آنسو) مثل سر مکھی کے اللہ عزوجل کے خشیت کے باعث۔

(۱۰) طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک نظر ایک تیر زہر آلود ہے ابلیس کے تیرون سے جو شخص اوسکو چھوڑے
میرے خوف سے تو مین اوسکے بدلے مین ایمان دونگا کہ وہ اپنے دل مین اوسکی حلاوت پائیگا"

(۱۱) "طبرانی مین حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے لتغضن ابصارکم و تحفظن
فروجکم ولتقیمن وجوھکم او لتکسفن وجوھکم یعنی البتہ تم نیچی کرو اپنی آنکھون کو اور البتہ تم محفوظ
رہو اپنے ستر کو اور البتہ قایم کرو اپنے منہ کو ورنہ البتہ تغیر کردئے جاوینگے تمہارے مونہہ" شرع
مین تو یہ تاکید کہ ایک دوسرے پر نظر ڈالو اور سخت بچو ورنہ تمہارے مونہہ تغیر کردئے جاوینگے تمہاری
حالت بگڑ جاویگی اور آجکل کے بعض "حامیان قوم" کی یہ ترغیب و منشا کہ عورتون کا آزاد ہوکر مردون
سے دوبدو ہونا۔ اُنسے ہمکلام ہونا۔ ایک دوسرے کو للچائی ہوئی نظرونسے دیکھنا۔ عین مصلحت۔
عین صواب۔ عین حکم شرع و فلاح دارین ہے اسکے بغیر ترقی و بہبودی قوم ممکن نہین۔

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

مجھے آیندہ چند دیگر امور پر بھی بحث کرنا مقصود ہے ورنہ اثبات پردہ مین اکثر احادیث و دلائل
اور بھی پیش کرتا۔ اگر اب بھی مخالفین کے نزدیک فرضیت پردہ مین وجوہ مرقومہ بالا ناکافی ہون تو
مین انشاء اللہ تعالی دوسرے موقع پر زیادہ صراحت کے ساتھہ بحث کرکے اس مسئلہ خاص کو ان
حضرات کے ذہن نشین کردونگا بشرطیکہ وہ طالب حق و انصاف پسند اور مسلمانون کے دلی خیرخواہ اور
سچے بہی خواہ ہون۔ لیکن تاوقتیکہ کل احادیث مسطور الصدر کو غلط۔ موضوع یا مہمل ثابت نہ کردینگے
اوسوقت تک اونکی سوالات واعتراضات کا جواب دینا عبث و فضول بھی نہ ہوگا بلکہ سراسر تضیع اوقات
سمجھا جاویگا۔ احادیث بالا کا تو یہ مفہوم کہ ایک دوسرے کیطرف نظر اوٹھا کر قطعی نہ دیکھو ورنہ ملعون ہوجاؤگے
تمہارے چہرے بگاڑ دیے جاوینگے تمپر جرم زنا قایم کیا جاویگا اور صاف تشریح کردی کہ غیر مرد
کیطرف خواہ شوہر ہی کا بھائی کیون نہ ہو ہرگز نظر نہ ڈالو۔ خصی۔ مجبوب اور مخنث ہی سے نہین بلکہ
نابینا سے بھی پردہ کرو اور اپنے کو چھپاؤ۔ پھر سمجھہ مین نہین آتا کہ موجودہ پردہ ہند کے سوا جسکو
ہمارے کرمفرمائے حضرت اڈیٹر پرچہ معلم نسوان حبس دوام سے تاویل کرتے ہین کونسا ایسا

پردہ ہوسکتا ہے جسکے ذریعہ سے خدا اور رسول خدا صلعم کے احکام کی پوری طور پر پابندی ہوسکتی
ہے اور وہ کونسا ایسا طریقہ ہے جسمین مرد وعورت بحالت آزادی ایک دوسرے کے دیکھنے
سے محفوظ رہین مین یقین کرتا ہون کہ مخدوم ومکرم مولوی محب حسین صاحب وجوہات بالا کو بغور
ملاحظہ فرماکر موجودہ پردہ ہند (حبسِ دوام) کو ضرور شرعی پردہ تصور فرماینگے اور اسکے خلاف کسی
دوسری قسم کے پردہ کو افضل واعلیٰ خیال نکرینگے - کیونکہ برقع وغیرہ کی حالت مین گو مرد نہ دیکھے
لیکن عورتین ممکن ہے کہ نظارہ بازی کرین اوسوقت حکم شرع سے منحرف ہوکر ضرور معصیت مین
گرفتار ہونگے -

۵ - عورتون کو پردہ مین رکھنے کے باعث مسلمانان ہند اور نیز اسلام پر بڑے بڑے اعتراضات
کی بوچھار ہو رہی ہے - کوئی کہتا ہے عورتون پر بڑا ظلم ہوتا ہے - انکو پنجرون مین کیون بند کیا جاتا
ہے حبس دوام کی کیا ضرورت ہے انکو بھی مثل مردون کے آزادی کیون نہین دی جاتی
ایک کہتا ہے کہ شرع نے پردہ کی کہین اجازت نہین دی - دوسرے - کا خیال ہے کہ پردہ
گو شرع کا ہی حکم سہی لیکن اس مین کوئی حکمت نہین اور پردہ مروجہ ہند سراسر مصلحت کے خلاف
اور غیر شرع ہے غرضکہ - ہرکس بخیال خویش خبطے دارد - اگر اسلام نے عورتون کو پردہ مین رکھنے
کا اس خیال سے حکم نافذ فرمایا کہ عورتین بے پردہ ہونے سے آوارہ ہوجاوینگی - بیحیائی آجاویگی
فحش پھیلاویگا اور رفتہ رفتہ بدکاری کی وہی نوبت ہوجاویگی جو ایام جاہلیت مین تھی - تقویٰ و پرہیزگاری
پاکبازی و پاکدامنی - عفت وعصمت خیرباد کہہ کر کنارہ کشی اختیار کرلیگی غرضکہ قیود مذہبی سے مبرا
اور مستثنیٰ ہوکر آزادی وبیباکی مین اول درجہ کا پاس ملجاویگا - تو ان قباحتون پر نظر کرکے کیا
کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام نے عورتون کو پردہ مین قید کرکے اونکے ساتھہ بڑا ظلم کیا ؟
کیا کوئی گمان کرسکتا ہے کہ ڈاکٹر یا طبیب نے مریض کو پرہیز کرنیکا حکم دیکر بڑی دشمنی کی اور حکمت
کے خلاف کیا ؟ کیا کوئی خیال کرسکتا ہے کہ باپ نے بیٹے کو اوسکی فائدہ کی غرض سے ایک
امر خاص مین ممانعت کرکے اوسکے ساتھہ سخت بدسلوکی کی ؟ اگر معلم واتالیق نے متعلم کو علم وادب

سے کے تعلیم دینے مین فہمایش وچشم نمائی کی تو کیا یہ اوستاد کا فعل ناانصافی مین داخل ہوسکتا ہے ؟ نہین - نہین - ہرگز نہین - اسیطرح عورتون کو اونکے دینی ودنیوی مفاد کی غرض سے پردہ کی تعلیم کسی طرحپر ظلم وناانصافی نہین بلکہ سراسر محبت وخیرخواہی حکمت ومصلحت پر مبنی ہے - فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ اگر شرع سے قطع نظر کیا جاوے اور عورتون کو آزادی کا فتوی دیدیا جاوے - تو کل ہی دیکھہ لیجیے کہ ان کیدا کن عظیم کا لباس پہنکر بڑے بڑے پاکدامنون کو تیر نظر سے دلدوز کرکے مرغ بسمل کی طرح تڑپا دین اور اپنے دام مین پھنسا کر اون بیچارون کو بے موت مارین - اگر خدانخواستہ عورات ہند کو بے پردگی کا حکم ہوجاوے تو حیا کا برقع اوتار کر ان کید الشیطان ضعیفا کا راگ گا کر اپنے کرشمہ وناز سے سیکڑون کے دل چھین لین - اور اسی پر خاتمہ ہو بلکہ طرح طرح کے فتنہ وفساد برپا ہون عزت وغیرت - شرم وحیا سب رخصت ہوجاوے اور اوسکے بجائے بیحیائی اور فحش اپنا سکہ جماے - اگر فرض کیا جاوے کہ جو کچھہ مینے عورتون کی نسبت رائے ظاہر کی بالکل مہمل اور لغو ہے اور بخیال بعض صاحبان عورتین صاحب عصمت - سراپا خوشخصال - پاک اور مجسم خیر ہین اونکا بے پردہ ہونا اور مردونکے ساتھہ بے دھڑک بازارون مین چکر لگانا - جیسا یورپ مین قاعدہ ہے بجز فائدہ کے کچھہ نقصان نہین پہونچا سکتا - اگر تسلیم کر لیا جاوے کہ کل عورتون کے خمیر مین ازل سے تقدس کا مادہ رکھا گیا ہے اور معصومہ ہونیکی وجہ سے اپنی نفسانی خواہشون پر قابض اور غالب ہین اور کسی گناہ کی مرتکب نہین ہوسکتین اور اگر تھوڑی دیر کے واسطے یہہ بھی صحیح مان لیا جاوے کہ شیطان بھی اونسے بھاگتا ہے اور اونکو کسی قسم کے مکر وفریب کے جال مین نہین پھانس سکتا تو حضرات مخالفین آپ آوارہ لوگون کا کیا بندوبست کرسکتے ہین کیا ممکن ہے کہ عورتین بے حجابانہ بازارون مین نکلین - مردون کے ساتھہ خلا ملا رکھین اور مرد اون پر مائل وفریفتہ نہون ؟ کیا قیاس مین آسکتا ہے کہ مرد بھی مثل عورتون کے شہوات نفسانی کو روک لین یا پارسا بنکر اونکی طرف آنکھہ اوٹھا کر بھی نہ دیکھین - نہین - ہرگز نہین - ہان اگر مرد بھی حضرات مخالفین کے مثل خواہشات نفسانی

سی پاک وصاف ہوجاوین اور نفس کو اپنے قابو مین کرلین تو شاید ممکن ہے۔ لیکن اوسوقت بھی ممکن نہین۔ بڑے بڑے پارسا اور متقی اس کوچہ مین آکر ٹھوکر کہانے لگتے ہین اور اس دریاے ناپیدا کنار کے گرداب بلا مین پہنسکر غرق ہوجاتے ہین بڑے بڑے عابد اور زاہد صبر و شکیبائی سے ہاتھ دہو بیٹھتے ہین کسی مہ جبین سے دوچار ہونا تہا کہ ؎

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ ✤ صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

کیا آپ نے ہاروت ماروت کا قصہ نہین سُنا کہ کس دعوی سے دنیا مین آئے اور کس کے عشق مین مبتلا ہوکر کس عذاب مین گرفتار ہوئے جب فرشتون کی یہ کیفیت ہوئی تو انسان جو شہوات نفسانی سے مرکب ہے اور گناہ و معصیت مین ملوث و سراپا غرق ہے کیا معصوم و بے گناہ ہونیکا دعوی کرسکتا ہے؟ کیا یہ اُمید ہوسکتی ہے کہ مرد و عورت یکجا جمع ہون اور صغائر و کبائر سے محفوظ رہین؟ کیا اس امر کو کوئی ذیعقل تسلیم کرسکتا ہے کہ مرد و عورت کے میل جول سے مسلمانون مین تقوی و ورع قایم رہیگا اور کوئی فریق حد شرع سے قدم باہر نرکہیگا؟ مین خیال کرتا ہون کہ یہہ امر بالکل ناممکن ہے بلکہ برعکس اسکے وہ خراب نتایج ظہور مین آوینگے جنکا اسوقت ہمکو وہم وگمان بہی نہین ہندوستان بعض ممالک یورپ کے مثل ہوجاویگا بلکہ فحش و بیغیرتی مین اون سے بہی بدرجہا بڑہکر طرح طرح کی معصیت مین مبتلا ہوجاویگا اور ایام جاہلیت کا سمان نظر آنے لگیگا عشق بازی ناجائز۔ نظارہ و دیدار بازی جنکی تعریف مین شعرا نے دستہ کے دستہ رنگ ڈالے سیکڑون مثنویان تصنیف کرڈالین۔ ہزارون بلکہ لاکھون قصص و ناولس تحریر ہوگئے وہ اسی بے پردگی کے نتایج ہین خیر پرانے قصص کو جانے دیجیے ایک نیا واقعہ سنیے اودھ اخبار مطبوعہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء انگریزی اخبارات سے نقل کرتا ہے کہ دار السلطنۃ اٹلی کا ایک نقاش مسمی فولجی اسپین کی شہزادی الویرا کو بہگا کر لے گیا۔ ناظرین کی دلچسپی کے واسطے چند فقرات اخبار مذکور کے درج ذیل ہین ”شاہزادی والاٹیلی ہینا یوز کو اکثر آنی جانی تہی اسوجہ سے کونٹ فولجی سے ربط ہوگیا اور کونٹ نے بہت جلد شاہزادی کے دل مین محبت پیدا کرلی۔

یہ روابط اسقدر بڑہ گئے کہ شاہزادی اسکی پردہ پوشی نہ کرسکی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ملازمین محلسرا کے سیمو کو حکم ہوگیا تھا کہ ان کی مالکہ کے نام جو خطوط آئین جائین اونکو وہ لے لیا کرین اسطور پر قیدی کے خطوط کا حال معلوم ہونے لگا۔ کچھہ زمانہ کے بعد پرنسز الویرا نے جب دیکھا کہ انکے خطوط کا جواب نہین آتا تو اونہون نے خود ڈاک مین ڈالنے کی کوشش کی لیکن اسکی اجازت نپائی اور مناسب موقع تلاش کرکے پہرے والون کی عدم موجودگی مین وہ اپنے یار سمیت تین لاکھہ لارے کے زیورات لیکر اور بہت نقد روپیہ بھی ساتھہ لیکر روم (دارالسلطنۃ اٹلی) کو روانہ ہوگئین اور اس زمانہ مین وہ بالغہ بھی ہوچکی تہین۔

یہ یوروپ کی موجودہ تہذیب ہے۔ یہ خاص لوگون کی حالت ہے۔ بیشک یہ آزادی اور نظارہ بازی کا ہی ثمرہ ہے۔ حضرات ناظرین! صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک آپ روزمرہ ملاحظہ فرماتے ہونگے یا آپکے کانون مین صدائین تو ضرور آئی ہونگی کہ اس آزادی کی بدولت کسقدر عورتین لیلیان بنجاتی ہین اور کسقدر مرد محبت عورات مین مجنون ہوکر در بدر آوارہ پھرتے ہین۔ کیا یہ اسی بے پردگی کا نتیجہ نہین ہے؟ کیا یہہ دیدار بازی کا کرشمہ نہین ہے؟ فی الواقع جو فتنہ و فساد کہ ظہور مین آتا ہے۔ وہ چشم کے خاندان سے اوٹھتا ہے۔ نگاہ کا لڑنا تہا کہ قلب و جگر سینہ و دل صبر و استقلال سب ہاتھ سے جاتا رہا تصور مین دن رات کٹنے لگا۔ وحشت و پریشانی نے گھیر لیا۔ عقل و خرد نے کنارہ کیا۔ کہانا پینا۔ لکہنا پڑھنا دوستون مین اوٹھنا بیٹھنا سب ترک ہوگیا۔ اگر ایکطرف چند روز کیواسطے اجتناب ہوا بھی تو دوسری طرف بمصداق القلب یھدی الی القلب کہربا اور مقناطیس کیطرح کشش کا اثر دکھا کر گل کھلائے گیا اور نفس نے جو عرصہ سے دل ہی دلمین چٹکیان لے لیکر رہجاتا تھا اب عمدہ موقع پاکر حظ تازہ حاصل کیا۔ مین یہ نہین کہتا کہ جسقدر عورتین پردہ نشین ہین سب پارسا ہی ہین یا جو بے پردہ ہین سب آوارہ مزاج ہی ہین بلکہ اسقدر دعوے کے ساتھہ کہہ سکتا ہون کہ بے پردگی مین جس کثرت سے عورتین آوارہ مزاج نظر آتی ہین وہ ہی کثرت پردہ مین عفیفہ عورتون کی معلوم ہوتی ہے اور جس قلت کے ساتھہ بے پردگی و آزادی مین باحیا و صاحب عصمت ملین گی وہ ہی قلیل تعداد پردہ کی حالت مین آوارہ عورتونکی نظر آویگی۔ اگر یہ کہا جاوے کہ شادی

بیاہ کی دعوتون مین عورتون کے شریک رہنے سے کبھی مردون کی حمیت اسکی مقتضی نہ ہوگی
کہ وہ اپنی بہو بیٹیون کے سامنے کوئی خلاف تہذیب بات بھی زبان سے نکالین - انہین یہ گوارا
نہ ہوگا کہ وہ ایسی مجلسون مین طوائف کا ناچ کرائین یا اپنی معزز عورتون کو نقالون یا بھانڈون کی
فحش نقلین دیکھنے دین عورتون کی موجودگی سے بیحیا سے بیحیا آدمی تک بھی مہذب و متین ہوجاتا
ہے" (دیکھو پرچہ معلم نسوان جلد ۱۰ نمبر ۲ و اودھ اخبار مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۸۹۶ع) تو ہمارے خیالات
پر سخت افسوس - برین عقل و دانش بباید گریست - حضرت جب بے پردگی و آزادی پھیل گئی تو
اوسکے ساتھ بیحیائی و بے غیرتی نہونا کیا معنی - جب آجکل سخت پردہ کی حالت مین بعض بعض مقامات
پر شرفا کے محلون اور بستیون مین اندر سبھا اور ٹھیٹر کی محفلین منعقد ہوتی ہین بیبیا کانہ طور پہ ناچ
ہوتے ہین - بھانڈ فحش نقلین کرتے ہین اور مرد آزادانہ طور پہ اور عورتین چلمنون مین سے نظارہ
کرتی ہین تو آزادی کی حالت مین ناچ وغیرہ کا متروک ہونا اور مہذب بنجانا بالکل ناممکن ہے
اوسوقت مین جو ہو وہ تھوڑا ہے - کیا آپ نے ایام جاہلیت کے حالات ملاحظہ نہین کئے
آپ کے خیالات کے مطابق اون مین بھی بحالت آزادی حیا اور غیرت ضروری و لازمی تھی
لیکن جو فحش مردون عورتون کے اجتماع کی باعث اونکی رگ رگ مین سرایت کر گیا تھا اوسکے اظہار
مین بھی شرم آتی ہے اور اسی مصلحت کے باعث اون ذمایم کے دور کرنے کے واسطے اسلام
نے پردہ کی چار دیواری مستحکم طور پر قایم کردی - اگر یہ خیال کیا جاوے کہ وہ وحشی و ناشایستہ
قوم تھی تو آپ مہذب و شایستہ قوم کو ملاحظہ کیجیے جنکی تقلید کو حضرات مخالفین آجکل اپنا فرض
منصبی سمجھتے ہین ان مین کیا بے شرمی و بیحیائی کا ناچ نہین ہوتا؟ کیا ڈیننگ پارٹی (محفل
رقص سرود) مین جہان اپنے بیگانے مرد و عورت سب جمع ہوکر ناچتے گاتے ہین - کوئی اُن مین
سے خلاف تہذیب بات زبان سے نہین نکالتا کیا اوس حالت مین کوئی فعل مکروہ اون سے
سرزد نہین ہوتا؟ اس امر کا انکار کرنا گویا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے - ناچ وغیرہ کی تہذیب و انگلستان
و فرانس و دیگر ممالک یورپ کی سوشل پوزیشن طشت از بام ہے جو لوگ ہائیڈ پارک لندن کا

گشت لگا چکے ہین یا پنڈت اوما شنکر وغیرہ کے سفرنامہ ملاحظہ کر چکے ہین وہ وہان کے حالات کا عمدہ نقشہ کہینچکر قوم کے روبرو پیش کر سکتے ہین ہمکو اون حالات کے تحریر کرنے مین حجاب و تہذیب مانع ہے اگر یہ امور سد راہ نہوتے تو ہم پوست کندہ واقعات جو بے پردگی و آزادی کے باعث ظہور پذیر ہوئے یا روزمرہ برابر ہو رہے ہین اس موقع پر ناظرین کی دلچسپی و معلومات کے واسطے درج کرتے لیکن ہمکو وہ بات زبان سے نکالنا بھی مناسب نہین جسکی وجہ سے قوم کے خیالات گندے اور ناپاک ہون اور عشاق مزاج کو حظ زندگانی کی غرض سے آزادی کی سپورٹ (تائید) کرنے مین اچھا موقع ہاتھ لگے۔

۶۔ یہ خیال کہ یورپ کو آزادی نسوان کے ہی باعث ترقی حاصل ہوئی۔ بالکل مہمل و لغو ہے۔ یورپ کی ترقی کا ذریعہ محض عورتون کی لبرٹی کو ہی تصور کرنا سراپا خلاف عقل ہے۔ اگر فرض کیا جاوے کہ قوم کی ترقی آزادی نسوان پر ہی منحصر ہے اور کسی دوسرے طریقہ سے بہبودی و فلاح قوم ممکن ہی نہین۔ اگر تسلیم کر لیا جاوے کہ ممالک یورپ کو جو آجکل علم و دولت صنعت و حرفت۔ زراعت و تجارت مین اعلیٰ درجہ حاصل ہے وہ لبرٹی آف وومین (آزادی عورات) کی بدولت نظر آتا ہی تو حضرات مخالفین کے خیال کے مطابق اسپین مین آجکل اوسوقت سے جبکہ اسلامی سلاطین کے زیر فرمان تھا بدرجہا ہر امر مین ترقی ہونا لازمی و ضروری ہے کیونکہ موجودہ زمانہ مین ملک اسپین کی آزادی نسوان مثل دیگر ممالک یورپ کے مسلم الثبوت ہے لیکن ہمکو اسکے بالکل عکس نظر آتا ہی جو ترقی و عروج۔ شان و شوکت۔ دولت و ثروت۔ اخلاق و تمدن۔ تہذیب و شایستگی۔ آبادی و خوشحالی وغیرہ اسلامی فرمانرواؤن کے تحت حکومت ہسپانیہ (اسپین) کو حاصل تھی اوسکا عشر عشیر بھی اسوقت اوسکو نصیب نہین۔ مین دونون زمانون (یعنی اسلامی اور موجودہ اسپین) کا فوٹو کھینچکر ناظرین کے روبرو پیش کرتا ہون جس سے انصاف پسند و حق شناس پر بخوبی ظاہر ہو جاویگا کہ اسلام کن وجوہ سے ترقی پذیر ہوا اور اب اسپین مین کس بنا پر اخلاقی تنزل ہو رہا ہے۔

(۱) جو تعجب انگیز انقلاب کہ ترقی تہذیب مین مسلمانان مغرب (مراکو افریقہ) مین ایک ملک سے باشندگان

اسپین کی وجہ سے ظہور مین آیا وہ فی الواقع صفحات تاریخ پر ایک عظیم الشان اور بےمثل واقعہ ہے .... اپنے آبائی وطن سے جدا ہوکر اونھون نے اوس سرزمین کو جو اونکے عقیدہ کے مطابق منجانب اللہ عطا ہوئی تھی نظر محبت سے دیکھا اور اوسکے جلا دینے مین ہر طرح سے ایسی کوشش کی جو انسان کے عیش و تنعم کے واسطے ممکن ہے۔ عاقلانہ اور منصفانہ قوانین کے سلسلہ مین نظام سلطنت کی بنا قایم کرکے نہایت محنت و توجہ سے علوم و فنون کو بدرجہ اتم حاصل کرکے اور زراعت۔ صنعت۔ حرفت و تجارت کو اعلی ترقی پر پہونچا کر اونھون نے بتدریج ایسی سلطنت قایم کی جو بلحاظ سرسبزی و خوشحالی کل عیسائی سلطنتون مین لاثانی تھی۔ پس عجب کوشش و جانفشانی کے ساتھہ اوس اعلی درجہ کی تہذیب و شایستگی سے آراستہ ہوکر جو مشرق بہر مین ملک عرب ہی مین جلوہ افروز تھی اونھون نے تاریک اور اندھیرا چھائے ہوے یورپ کو اوسکے مغربی حصص مین رہکر مشرقی علوم کی روشنی سے منور کردیا۔"

(۲) اسپین خصوصًا علم عربی کا دارالعلم تھا۔ یہین اسکی روشنی سب سے زیادہ چمکی اور بہت سرعت کے ساتھہ اعلی ترقی حاصل کی۔ کورڈوا (قرطبہ) گرینیڈا (غرناطہ) سیویل اور اس جزیرہ نما (اسپین) کے کل دیگر مشہور مدارس۔ دارالعلوم اور کتب خانون کی شان و شوکت مین اپنا ہمسر نہ رکھتے تھے اسپین کے عربی مصنفین کی تعداد اسقدر زیادہ تھی کہ مختلف قصبون کے مصنفین اور علوم کے مختلف شاخون کی جن مین کتب تصنیف ہوئین جداگانہ فہرستین تیار کی گئی تھین۔ گذشتہ اور موجودہ زمانہ کی کوئی قوم کبھی ایسے قوانین پر قابض نہین ہوئی جو بلحاظ فراست۔ انصاف اور کمالیت عرب کے مسلمان فاتح اسپین کے قوانین پر سبقت لیگئی ہو۔ کوئی قوم ایسی نہین ہوئی جس نے عاقلانہ قوانین باشندونکی ذہانت اور صنعت کے اعتبار سے اسپین کے مورش مسلمان خصوصًا سلطنت غرناطہ سے زیادہ ترقی کا درجہ حاصل کیا ہو۔"

---

(۱) واشنگٹن ارونگ ایک مشہور متعصب عیسائی کی تحریر۔ اسنے عرصہ دراز تک اسپین مین رہکر اوس ملک کی گذشتہ تاریخ لکھی

(۲) دیکھو عبارت محررہ سسمونڈی مندرجہ کتاب دی اسپینش پنینسولا صفحہ ۶۹۔

(٣) اسپین کے اوس حصہ نے جو مسلمانون کا زیر فرمان تہا تہذیب شایستگی و سرسبزی کا وہ درجہ حاصل کیا جسکی مثال تاریخ اسپین کے کسی زمانہ مین نہین پائی جاتی یہ لوگ بالخصوص فن زراعت مین بہت ہوشیار تھے اور پبلک اور پرائیوٹ انتظامات کے ہر ایک شاخ مین کمال کے اعلی درجہ پر پہونچگئے تھے - یہی لوگ اولاً اسپین مین - چاول - نیشکر - روئی اور ریشم کے پیداوار ی کے بانی ہوئے - یہی لوگ فنون جر ثقیل (mechanical Arts) سے بہی بخوبی واقف تھے اور تقریباً ہر ایک شہر مین اونھون نے ہر قسم کے کارخانے کلین چکیان شیشہ خانے وغیرہ قایم کئے انہین لوگون کی وجہ سے کاغذ کی ایجاد ہوکر اولاً اوسکی اشاعت یورپ مین ہوئی - ریشم اور روئی کے کپڑے مورا کو کے چرم وغیرہ اونکی وجہ سے کمال کے اوس اعلی درجہ کو پہونچگئے تہے کہ غرناطہ اور اندلوسیہ کے اطلس - زربفت اور کمخواب کی دنیا کے ہر ایک حصہ مین کمال قدر کیجاتی تہی ان کل صنعتون اور حرفتون پر مورس (مسلمانان مورا کو فاتحان اسپین) کو علم سائینس (Science) سے بھی کمال عشق تھا - اکثر سلاطین اسلام لیٹریچر (علم ادب) اور علماء کے قدردان اور مربی تھے گیارہوین صدی (عیسوی) کے اخیر مین مسلمانان اسپین کو ستر پبلک کتب خانے اور تمام بڑے بڑے شہرون مین پبلک اسکولس اور کالجون کا فخر حاصل تھا - ان مجموعہ کتب مین ہزارون جلدین باشندگان اسپین کی تصنیف شدہ تہین انمین مورخین شعرا - واقفین صرف ونحو - فصحا - وبلغا - حکما واطبا - مقننن اور شرع و اصول کے اساتذہ موجود تھے اون کی معلومات علم نباتات (Botany) مین بہی مشہور آفاق تہی اور وہ علم کیمیا (Chemistry) مین بہی کچہہ کم نہ تھے - علم طب وتشریحات مین بہی اون کی قابلیت بہت زیادہ تھی - علم ریاضی اور خصوصاً الجبرا (جبر ومقابلہ) مین اپنا مقابل نہ رکھتے تھے - علوم منظر ونیر نجات - ہیئت وتنجیم کی بہت قدر کرتے تھے اور کارآمد ومفید فنون مین سے کسی مین پس پا نہ تھے - اونھون نے فنون علی الخصوص باغبانی وچمن بندی (Horticulture)

---

(٣) انسکلوپیڈیا مولفہ ڈاکٹر بروسٹر (Brewster)

زراعت وکاشت وعلوم جرثقیل (mechanics) کو کمال ترقی پر پہونچایا - اوسکے زمانہ مین اسپین عظیم الشان اور بارونق شہرون سے گلزار تھا - جنکے آثار و کہنڈر ہزار برس کے انقضار کے بعد بھی اپنی شان وشوکت - تزک واحتشام کی شہادت ابتک دے رہے ہین"

(۴) "مین نہین جانتا کہ اوس بے انتہا آبادی شان وشکوہ - تمکنت وعظمت کو جسکے باعث اسپین کے شاہان اسلام کو افتخار حاصل تھا اون کی گورنمنٹون کے عاقلانہ تدبیر اور فیض رسانی کی بیان کیے بغیر کسطرح ظاہر کرون - جنوبی صوبجات اخیر زمانہ سے بہت بدتر حالت مین ہین اور اسپین اب زیادہ تر سیاحون کے واسطے اون نقش ونگار کی وجہ سے دلچسپ ہے جنکو یہ فاتحین اپنے بعد بطور یادگار چھوڑ گئے ہین" -

اسپین کی وہ ترقی وعروج کا زمانہ جو شہادتون مرقومہ بالا سے ظاہر ہے فی الواقع مسلمانان اسپین کی سرگرمی وجانفشانی - لیاقت - قابلیت - ہمت واستقلال کی وجہ سے ظہور مین آیا کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ آزادی نسوان نے اس ترقی مین کوئی پارٹ لیا تھا ؟ کیا کوئی ثابت کرسکتا ہے کہ عورات کی لبرٹی اون اعلی مدارج کی بانی ہوئی ؟ کیا نساء المسلمین کیواسطے بھی مدارس - اسکولس - وکالج قایم ہوئے اور اون عورتون نے آزادی کے ساتھ بے پردہ ہوکر تعلیم حاصل کی اور پھر عام طور پر سرکاری ملازمت مین مردون کے ساتھ شریک رہین ؟ نہین ہرگز نہین اگر ترقی وبہبودی قوم واصلاح معاشرت کا دارومدار آزادی عورات پر ہی منحصر ہے تو مین مکرر دریافت کرتا ہون کہ آجکل جبکہ اسپینش لیڈیز کی آزادی اظہر من الشمس ہے ہرطرح پر اسلامی زمانہ سے زیادہ ترقی وعروج ہونا چاہیئے لیکن جس بدتر حالت مین کہ موجودہ اسپین نظر آتا ہے وہ عبارت ذیل سے ظاہر ہے -

(۵) "اسپین کے کل جنوبی صوبجات سے محنتی اور جفاکش مزارعین اور ہوشیار صناعون کی بڑی بڑی جماعتین دفعتہً نکالدی گئین - زراعت کا سب سے عمدہ طریقہ جو اوسوقت مین رائج

(۴) ہیلم صاحب کا مقولہ مندرجہ کتاب اسپینش پینسولا صفحہ ۱۷ -

تھا مسلمانان اسپین کے ہی قابلیت کے باعث تھا جو نہایت جانفشانی اور سخت محنت سے کاشت کرتے اور سینچتے تھے۔ چاول نیشکر اور روئی کی کاشت اور ریشم و کاغذ کی دستکاری اونہین تک محدود تھی۔ اونکے (مسلمانان اسپین) کے اخراج کی وجہ سے یہ کل باتین ایک ہی جھٹکے مین ضایع اور اکثر اون مین سے ہمیشہ کے واسطے نیست و نابود ہوگئین۔ علم و فنون صنعت و حرفت بعض تنزل کی حالت مین رہگئے اور اکثر ہمیشہ کے لیے بالکل مٹگئے۔ ملک کے بڑے حصے بلا زراعت پڑے رہے۔ کل اضلاع دفعۃً ویران اور اوجڑ ہوگئے اور اس دن تک پھر آباد نہین ہوئے۔"

(۶) "غرناطہ کی آبادی اب ساٹھ ہزار ہے۔ موروں کے زمانہ مین چار لاکھ تھی دسوین صدی مین قرطبہ دس لاکھ باشندون تین سو مساجد۔ نوسو حمام اور چھ سو سراؤن سے معمور تھا اب غلیظ اور ویران جگہ ہے اور تقریباً ترپن ہزار آبادی ہے۔"

(۷) "مین اسپین کے سب سے اچھے لوگون (پارساؤن) سے واقف ہون۔ مینے عورتون اور مردون کو اپنے جرمون کا اقرار کرتے سنا مین قسمیہ کہتا ہون کہ نوجوان مردون اور عورتون کی پارسائی (عصمت) کے واسطے کوئی شئے اتنی خطرناک نہین ہے جسقدر کہ اونکا باہمی میل جول۔"

(۸) "میڈرڈ (اسپین کا موجودہ دارالسلطنت) کے اعلیٰ اور متوسط درجہ کے لوگون کے مورلیس (اخلاق) بہت ہے بدتر حالت مین ہین۔ فرقہ پادریان کی ام موریلیٹی (بداخلاقی) اسپین مین ضرب المثل ہے فی الواقع وہ اوسکے پوشیدہ رکھنے مین کچھ پروا نہین کرتے۔"

---

(۵) اسپینش پنینسولا۔ صفحہ ۲۷۵-۲۷۶۔

(۶) ہینڈبک آف اسپین مولفہ مسٹر فورڈ۔

(۷) ایوڈینس اگنیسٹ کیتھولیسزم مولفہ ریورینڈ جوزف بلینکوٹ وائٹ صفحہ ۱۳۴۔

(۸) انگلس ٹریولس (انگلس صاحب کا سفرنامہ) جلد اوّل صفحہ ۱۵۰

(۹) "قادز (cadiz) مین مارل اور اخلاقی حالت دیگر شہرون سے بھی زیادہ بدتر ہے عورتون کی عصمت بالکل مفقود ہے اور اوسکی کوئی قدر نہین کرتا۔"

(۱۰) "ہمارے شرفا و معززین ایسے جاہل اور اوباش ہین کہ وہ مذہب اور امور مذہبی سے بالکل بے تعلقی ظاہر کرتے ہین۔ وہ عیاشی اور خبث اعمال مین مخمور ہین اور اپنے فرصت کے وقت کو درسی کتب کے پڑہنے مین صرف کرنا نہین چاہتے جب کبھی وہ کتب بینی کرتے بھی ہین توسب سے زیادہ اور اعلیٰ درجہ کی ام مورل قسم کی ناولس اونکو زیادہ عزیز و مرغوب ہین"

اسپین کی جانب غرب ایک ملک پرتگال ہے اوسکی نسبت ایک یورپین مورخ تحریر کرتا ہے۔

(۱۱) "ہر قسم کے لوگ طہارت اور صفائی سے متنفر معلوم ہوتے ہین .... عورت و مرد دونون فریق کے مورلیس (اخلاق) بدرجہ غایت خراب ہین۔ الغرض پورچوگیز (باشندگان پرتگال) کی سوشل حالت اسقدر ذلیل ہے کہ اوس سے بدتر عیسائی دنیا مین کسی قوم کی نہوگی۔"

اسپین کے اسلامی اور موجودہ زمانہ کا مقابلہ کرلینے کے بعد کیا کوئی ذیعقل خیال کرسکتا ہے کہ ترقی کا دارمدار آزادی نسوان ہی پر ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ جو حضرات اُس آزادی کے ابتک موئد ہین وہ بھی وجوہات مسطور الصدر کو ملاحظہ فرماکر ضرور آزادی نسوان کے سخت مخالف ہوجاوینگے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ اندلوسیہ اور ہسپانیہ مین بعہد اسلام عورات کو ایسی ہی آزادی تھی جیسی اس زمانہ مین اور اسی بنا پر اونکو چندہی عرصہ مین ایسی حیرت انگیز ترقی حاصل ہوئی جسکو سنکر اہل یورپ بھی تعجب مین رہجاتے ہین تو اس امر کو کتب تواریخ و نیز یوروپین مورخین کے اقوال و تحریرات سے ثابت کرنا اشد ضروری ہے ثبوت

---

(۹) انگلس ٹریلس (انگلس صاحب کا سفرنامہ) جلد دوم صفحہ ۱۲۶

(۱۰) ایونجیلین کرسینڈم مطبوعہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۱۱

(۱۱) میک کلوچ (Mc Culloch) جلد ۲ صفحہ ۴۲۳

دعوی مین معقول دلائل پیش کئے بغیر زبانی جمع خرچ سے کام نہین چلتا -

۷ - جہانتک مین خیال کرتاہون اور تجربہ شہادت دیتاہے آزادی کی حالت مین نقصانات
بین کے علاوہ فلاحیت قوم بالکل ممکن نہین - اگر یہ کہا جاوے کہ اسلامی عورتین ہندوستان
کی جاہل ہین اور جہالت کے باعث نقصانات عظیم پیدا ہوئے ہین توکیا پردہ کی حالت مین
تعلیم ممکن نہین کیا پردہ مانع تعلیم ہے ؟ نہین پردہ کی حالت مین ہرطرح کی تعلیم ممکن ہے - اگر
کل مسلمانان ہند عورات کی تعلیم و تربیت کیجانب راغب ہوجاوین توچندعرصہ مین یہان کی
عورتین بحالت پردہ علوم و فنون کی روشنی سے بہرہ مند ہوکر ہرقسم کی شائستگی حاصل کرسکتے ہین
اور پھر ذہن و ذکا فراست و قابلیت مین یوروپین لیڈیز کے ہم پلہ ہوسکتی ہین - اس تعلیم کی
بدولت جن عمدہ نتائج و فوائد کثیر کی بظاہر امید معلوم ہوتی ہے وہ ہر ذیعقل قیاس کرسکتا ہے
اگر علم کی بے انتہا روشنی سے عورتون کے دل و دماغ منور نہ کئے گئے اور اونکی روحانی و اخلاقی
سوشیل و تمدنی حالت کی اصلاح کامل نہ ہوئی اور اونکو خلاف شرع آزادی دیگئی تو جہالت کی حالت
مین مرد و عورت دونون العوام کالانعام کے مصداق ہوکر ایسی ایسی معصیت و ذنوب مین مبتلا
ہونگے جنکے سننے سے ایام جاہلیت کے عرب بھی شرماوینگے اوسوقت کشت خون کے علاوہ
روزمرہ عدالتون مین مردون اور عورتون کی جانب سے سوائے طلاق وغیرہ کے نئے نئے
قسم کے اسقدر مقدمات دائر ہوا کرینگے کہ اونکے انفصال سے عدالتین بھی تنگ ہوجاوینگی
اور جسطرح یوروپ مین آجکل بلاشرم و حیا عصمت مآب لیڈیز کی فحش و دمائم اور لیڈیز جنٹلمین کے
اندرونی رذائل حکام کے روبرو ظاہر کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھتے اسی طرح بےپردگی
کی حالت مین ہند کے مسلمان مرد و عورت کی آیندہ قسمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے - اگر
بفرض محال تسلیم بھی کرلیا جاوے کہ عورتین آزادی اور بےپردگی کی بدولت علوم و فنون
کے اعلی مدارج - شجاعت و بہادری - صحت و تندرستی - فراست و دانائی - تجربہ کاری و توانائی
غرضکہ بہبودی کی ہرڈگری کو اس درجہ حاصل کرسکتی ہین جو پردہ کی حالت مین کسی طرح ممکن

ہنین تو ذرا ان مفاد کو اون مضار کے مقابل جنکا آیندہ اندیشہ کیا جاسکتا ہے عدل کی ترازو
مین تولکر چشم انصاف سے ملاحظہ کیجئے کہ کونسا پلہ بھاری رہیگا ضرور ہے کہ اون نقصانات
عظیم کے مقابل یہ فوائد پاسنگ بہر بھی وقعت نہ رکھین اور اگر یہ بھی مان لیا جاوے کہ اس
آزادی مین بجز فلاح دارین کسی قسم کا نقصان تام کو بھی متصور ہنین تو کیا اوسکے ساتھہ ہی یہ بھی قیاس
مین آسکتا ہے کہ اوسکی بدولت قوم کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ - امیر و غریب - جاہل و عالم سب اپنی موجودہ
حالت کو سنبھال کر تمول و ثروت کا جامہ پہن لیگا اور افلاس کا نام و نشان بھی ہم مین باقی
نہ رہیگا - ہنین ممکن ہنین - اگر اوسوقت افلاس کی مہیب شکل نے اپنا بدنما چہرہ دکھایا اور
آزاد بے پردہ عورتون کو ستایا تو جو حالت انگلستان کے مفلس عورتون کی اسوقت نظر
آتی ہے اوس سے بدرجہا بدتر ہندوستان کی عورتون کی بھی ہو جاویگی -

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انگلستان کی مفلس عورتون کی کیا حالت ہے ؟
اسکے جواب مین اے - ڈبی سائمن کی تحریر کے چند فقرات ذیل مین درج کئے جاتے
ہین جو ولایت کی تنگدست عورتون کی زبون حالت کا فوٹو کہینچکر ہمارے انتباہ کیواسطے
کافی ہونگے بیبیان اور لڑکیان (میرا مطلب اون غریب اور نوجوان عورتون سے ہے کہ جن کی
شادی ہوگئی ہے یا جو ہنوز کنواری ہین) اپنی خاوندون اور والدین کے روبرو فعل مذموم
کی مرتکب ہوتی ہین وہ اپنی عصمت سے بیش بہا جیز کو اون تھوڑے سے دامون کی عوض
بیچتے ہین کہ اونکے تمام دن کی اُجرت سے ملکر اون کی ذلیل خوراک کیواسطے کافی ہو جاوین . .
. . . . . اگر یہہ خاص عورت ایسی مصیبت - ایسی تکلیف اور ایسی فاقہ کشی مین ثابت قدم رہی
تو مجھکو چاہیئے کہ اوسکو اس جماعت سے مستثنیٰ کر دون کیونکہ ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے اگر یہہ
عورت نیک ہے تو کل جماعت نیک ہنین ہو سکتی ہے - ایک کا حکم کل جماعت پر ہنین عائد
ہو سکتا - جب مین یہ جانتا ہون کہ اس جماعت کی عورتین ایسی مصیبت مین اپنی عصمت ضایع
کرتی ہین تو اوسکا الزام مین کبھی اس جماعت پر نہ رکھون گا کیونکہ وہ مجبوری کے ہاتھون مین

گرفتار ہے .... لندن مین تیس ہزار عورتین صرف سلائی پر گذران کرتی ہین
ان مین بارہ ہزار ایسی ہین جنکی عمر ۲۰ سال سے کم ہے اور اس مین نوے فی صدی ایسی ہوتی
ہین کہ اسباب کے جاننے سے پیشتر کہ زناکاری کیا چیز ہے سخت ضرورت کے سبب بدکاری
مین پہنس جاتی ہین - اسی ہزار بدکار لڑکیان لندن کی گلیون مین ماری ماری پہرتی ہین انکو
دیکہکر ایک اجنبی یہ سوال کریگا کہ یہ فوج کی فوج ناخستہ لڑکیون کی کہان سے آئی ؟ اے
سوال کرنیوالے ! اسکا جواب ہمکو سینے والون کی فہرست مین ملیگا ہمارے پادری صاحب
پُلپِٹ (ممبر) پر کہڑے ہوکر عورتون کی پاکبازی کی بہت کچہہ تعریف کرتے ہین لیکن وہ نہین
جانتے کہ ہزارہا لڑکیان گلی کوچون مین ایسی پہرتی ہین جو نیکی کے سیدہے راستہ کو چہوڑکر بدی
کے غلیظ گلیون مین اپنی روزی تلاش کرنے مین مشغول ہین - اسکا الزام غریب اور بیچاری
لڑکیون پر لگانا کبہی جائز نہ ہوگا کیونکہ نہ تو اون مین اسقدر قدرت ہے اور نہ کوئی ترغیب لاتا
ہے کہ وہ پاکبازی کی سیدہی راہ پر چلے جاوین .... اے واعظ ! دیو اور جن کی
واسطے تجہکو دوسرے عالم مین نہ جانا چاہیئے - کیونکہ یہ دونون چیزین زمین کے اس پردے
پر موجود ہین - دونون اس برائے نام مہذب ملک کو گمراہ کر رہے ہین اور دونون اس دنیا
کو دوزخ بنانے مین دل وجان سے مشغول ہین - افسوس ! جسم وجان کے ہلاک کرنے
والے دیو اور جنون نے اس دنیا مین ہمارے ساتہہ اپنی بود وباش اختیار کی ہے - اور خونخوار
جانورون کی طرح مرد - عورت اور بچون کے خون سے اپنا پیٹ بہر لیتے ہین وہ آدم خور ہین
دن رات انسان کے شکار مین مصروف ہین - وہ تمام ملک مین بدکاری پہیلاتے ہین گلیون
اور کوچون کو مفلس اور بدنصیب عورتون سے بہرتے ہین - صدہا زمون کو جیلخانہ بہیجتے
ہین اور ہزارہا بدکارون سے کارخانون کو پُر کرتے ہین" -

اگرچہ سائمن کی یہ تحریر کسیقدر حد اعتدال سے گذر کر زیادتی کا پہلو لیئے ہوئے ہے
اور نہ ہمکو انگلستان کی نسبت ایسی بدگمانی کرنا کسیطرح زیبا ہے - لیکن اس مین بہی کچہہ شک

نہین کہ آزادی و افلاس کی موجودگی مین عورتون کی عفت و عصمت کا قایم رہنا سراپا دشوار بلکہ بعض مواقع پر ناممکن ہے اس کیفیت کے معلوم ہونے کے بعد کیا کوئی آزادی کو کسی حالت مین عمدہ خیال کر کے جایز قرار دیسکتا ہے - نہین - ہرگز نہین - حضرات! عورت اور مرد کی مثال بعینہ آگ اور بارود کی سی ہے ممکن نہین کہ دونون یکجا جمع ہو کر محفوظ رہین - النساء حبائل الشیطان فی الواقع عورتین شیطان کی رسیان ہین عورتون کے ہی ذریعہ سے شیطان مردون کو دام تزویر مین پہانستا ہے - کرائسسٹم نے بالعموم علمائے مسیحی کی رائے عورت کی نسبت یہ بیان کی ہے "کہ عورت ایک ایسی بلا ہے جس سے گریز ممکن نہین اور ایک قدرتی معنوی اور ایک مرغوب آفت اور ایک خانگی فتنہ اور ایک مہلک سحر اور ایک رنگین بلا ہے" (دیکھو تنقید الکلام باب ۴ مصنفہ مسٹر امیر علی سی - آئی - ای) جب خود عیسائی لوگ عورتون کی نسبت ایسے خیال رکہتے ہون کہ وہ ایک بلا ہے اور اون سے بچنا ممکن نہین تو حیف ہے اون مسلمانون پر جو عیسائیون کے اتباع مین عورتون کو بے پردہ ہونے اور باہر نکلنے کی ترغیب دین اور صد حیف ہے اون "حامیان دین" پر کہ جو بلا سمجھے اون کی رائے سے اتفاق کرنے لگین اور عورتون کو چاہ ضلالت مین ڈالدین - اولاً اسلام نے ہی پردہ کی اصل بنا قایم کی اور دیکھا دیکھی دیگر اقوام نے بھی اسکے کثیر المنافع عمدہ نتایج اور بے انتہا خوبیون پر لحاظ کر کے اسکو قبول کیا - اب اسکو خراب سمجھکر بعض مسلمانون نے بھی ترک کرنا چاہا ❋ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ❋ اسلام نے پردہ رکھا اور بعض ناعاقبت اندیش مسلمانان حال نے اوس سے منحرف ہو کر پردہ دری کرنا چاہا - شرم! شرم!! شرم!!! - ای مخالف پردہ!

تا نہ درد پردہ ات را پردہ در	❋	تا توانی پردہ خلقت مدر

مجھے اُمید ہے کہ مسلمانان ہند بے پردگی کے خراب نتایج پر غور فرما کر اوسکی ترویج کو کسیطرح اور کسی حالت مین روا نہ رکھینگے اور مخالفین کے عقاید در باب آزادی نسوان کسیطرح پر افضل و احسن تصور نکرینگے - وما علینا الا البلاغ -

بخیر

با الخیر

تقریظ از نتیجۂ فکر جناب منشی سید محمد ذاکر علی صاحب ذاکر محافظ دفتر کمشنری آگرہ

آج بحسن اتفاق رسالہ مراۃ الحجاب ہماری نظر سے گذرا اور ہمنے ابتدا سے انتہا تک بنظر تعمق بخوبی اوسکو دیکھا ماشاء اللہ چشم بد دور ہمارے لائق اور معزز دوست منشی معین الدین صاحب نے مضمون پردۂ نسوان بعنوان برگزیدہ و طرز پسندیدہ مشروحاً خوب ہی زیب قلم فرمایا ہے اور نہایت شد و مد کے ساتھ لازمی اور ضروری ہونا پردے کا آیات قرآنی و احادیث نبوی سے ثابت کر دیا ہے ۔ مرحبا این کار از تو آید و مردان چنین کنند ۔ قطع نظر اسکے اکثر مقامات پر یورپین مورخین کی عمدہ شہادتون کا حوالہ دیکر اس امر کو باحسن الوجوہ پایہ ثبوت کو پہونچا دیا ہے کہ اسلام جس تہذیب و اخلاق کا سبق فی زمانا دے رہا ہے وہ دوسری قومون کو خواب مین بھی نصیب نہین ۔ پردہ فی الواقع شرعی ہے اور اسلامی عورات سب کے لئے سخت ضروری بمصداق ؎

دنیا مین جو عورات ہین باعفت و عصمت ۔۔۔ لاریب وہ نہین پردے کی شرعاً ہی ضرورت
پردے سے خلایق کی نگاہون مین ہی بالا ۔۔۔ ہوتی ہے سدا عورتون کی عزت و وقعت
موتی جو صدف سے ہوا باہر تو ملا کیا ۔۔۔ بکتا پھرا پردے سے نکلنے کی بدولت
آزادی ہی جن قومون کا شیوہ ہو نہین کچھ ۔۔۔ کس طرح جہان مین ہین گرفتار مذلت
مانے کوئی یا کوئی نہ مانے یہ میرا کہنا ۔۔۔ پھر کہتا ہون نسوان کو ہی پردے کی ضرورت

علاوہ اسکے اس نایاب مضمون کے تسلسل مین بے پردگی کے نتائج قبیحہ بھی نہایت ہی لیاقت اور متانت کے ساتھ آشکار کر دئے ہین ۔ اور جن ممالک مین آزادی اور بے پردگی کا رواج ہے وہان کے اخلاق کی بدتر حالت کا فوٹو بھی کھینچکر قوم کے روبرو پیش کر دیا ہے ۔ القصہ یہ مضمون بے بہا قوم کی معلومات کے واسطے عمدہ اور اعلیٰ ذریعہ ہے ۔ اب مین خوش ہوکر منشی معین الدین صاحب کو مبارکباد معہ اس مژدہ طرب انگیز کے کیون ندون کہ مولوی محب حسین صاحب ایڈیٹر پرچہ معلم نسوان جو ایک مرد سنجیدہ اور منصف مزاج

مشہور نزدیک وہ دو رہین پابندی اپنے قول صحیح کے مبلغ سو روپیہ کی رقم انعامی جسکے دینے کا وعدہ فرمایا تھا بے عذر و تامل منشی صاحب ممدوح کو مرحمت فرمائینگے۔ اگرچہ بلحاظ اس کے کہ منشی صاحب نے اپنی ذاتی لیاقت اور عزیز وقت اس معاملہ مین بہت صرف کیا ہے یہ رقم ایسی کثیر نہین ہے مگر خیر آنچہ از دوست میرسد نیکوست پھر ہزار غنیمت ہے اور مجھے یہ بھی امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف علاوہ عطائے رقم مرقومہ بالا کے بنظر انصاف اپنے ذات مقدس کو دائم تزویر آزادی سے رہا فرماکر خود بھی بصدق دل مقلد مضمون پردہ ہوینگے خدا کرے ایسا ہی ہو آمین ثم آمین ⁂

آفتاب ہند پریس

اس مطبع مین ہر قسم کی عربی - فارسی - اردو - ناگری کتابین بہت عمدہ اور خوشخط بکفایت طبع ہوتی ہین جن حضرات کو جو کچھ طبع کرانا منظور ہو وہ خاکسار سے بذریعہ خط و کتابت طے کر سکتے ہین ⁂

المشتہر

محمد نذیر حسین مالک و مہتمم مطبع آفتاب ہند محلہ کچہری بیگمات آگرہ